رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند محصولڈاک آنے پر واپس۔
(۴) جس مراسلہ کو لوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار اہلحدیث امرتسر

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ وسنتی

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن

جلد ۲۴ ۔ مدیر ۔ ابوالوفاء ثناء اللہ ۔ نمبر ۸

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " سے
عام خریداران سے " صر
" " ششماہی ۱۲؍
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

اجرت اشتہارات

فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے

امرتسر ۔ ۱۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۵ھ مطابق ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۲۶ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

(۱) اہل قرآن اور اذان - ص ۱ تا ۳
(۲) فتنۂ غزنویہ اور فیصلہ مکہ - ص ۳ تا ۴
(۳) احمدیہ جماعت کا جلسہ سالانہ میں خیر مقدم - ص ۴ - ۵
(۴) حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں ہے - ص ۵ - ۶
(۵) قادیانی حضرات نوٹ کرلیں - ص ۶
(۶) مروجہ عرس اور مستورات - ص ۷
(۷) منوجی مہاراج اور دیانندجی - ص ۷ - ۸
(۸) حج میں عروج مسلم ہے - ص ۸
(۹) بجواس عدم جواز جواز رد شہ خبر بدعت - ص ۹
(۱۰) مذاکرہ علمیہ حقیقت نسخ شریعت - ص ۹ - ۱۰
(۱۱) حکومت نجد اور حجاز کانفرنس لکھنؤ - ص ۱۱
(۱۲) جماعت اہلحدیث کی ضروریات - ص ۱۱ - ۱۲
(۱۳) چھوڑ دینا کب روا ہے سنت خیر الورا - ص ۱۲
(۱۴) ملکی مطلع ص ۱۳ - ۱۴ (۱۵) متفرقات ص ۱۵
(۱۶) انتخاب اخبار ص ۱۶ (۱۷) اشتہارات ص ۱۶ تا ۲۰

اہل قرآن اور اذان

ناظرین! آج ہم بہت مدت بعد اہل قرآن کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اتنی مدت میں شاید آپ بھول گئے ہوں کہ اہل قرآن کون ہیں؟ کیونکہ اہل قرآن ایک ایسا لقب ہے کہ ہر مسلمان اہل قرآن ہونا پسند کرتا ہے۔ لیکن اہل قرآن اور عام اہل قرآن میں وہی فرق ہے جو اہل منطق کے نزدیک تصور یعنی علم اور تصدیق میں فرق ہے۔ پہلا عام ہے جو تصدیق کے ساتھ بھی جمع ہو سکتا ہے بلکہ تصدیق کو شامل ہے دوسرا تصدیق کا قسیم ہے۔ یہی معنے ہیں اہل قرآن کے۔ عام معنے تو انکے یہ ہیں کہ قرآن مجید کو کلام الٰہی ماننے والی قوم۔ اتنا مفہوم سب مسلمانوں پر صادق آتا ہے۔ مگر دوسرے

معنے اہل قرآن کے یہ ہیں کہ فقط قرآن کا قائل گروہ۔ یعنی حدیث نبوی کی منکر جماعت، آج ہمارے مخاطب یہی لوگ ہیں۔

اہل قرآن چونکہ مدعی ہیں کہ ہر مسئلہ قرآن مجید میں مذکور ہے حدیث کی ضرورت نہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن مجید مبین اور مفصل ہے اسلئے وہ کوشش کرتے ہیں کہ ہر مسئلہ قرآن مجید سے نکالیں۔

چونکہ یہ کام اجتہاد اور استنباطی قوت سے کرتے ہیں اسلئے بسا اوقات ان میں آپس میں اختلاف بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ نماز کے مسائل میں جو کچھ ان کا باہمی اختلاف ہے وہ اسوقت ہم نظر انداز کرتے ہیں اور صرف اذان کے مسئلہ پر آج توجہ کرتے ہیں۔

اہل قرآن پارٹی میں مسئلہ اذان کے متعلق ہم کو دو مذہب معلوم ہوئے ہیں۔ ایک لاہوری گروہ کا جن کے سرگروہ آجکل

AsliAhleSunnet.com

جو کسی زمانہ میں دہلی میں قیام رکھتے تھے۔ دوسرا گروہ گوجرانوالیہ ہے جس کے سرگروہ آجکل مولوی محمد رمضان ہیں۔ پہلے گروہ کا اذان کے متعلق یہ مذہب ہے کہ آدمی اذان بیشک دے مگر کلمات اُسکے الفاظ قرآنی ہوں۔ چنانچہ مختلف سورتوں سے مختلف کلمات اُنہوں نے ایسے نکال رکھے ہیں جن میں نماز پڑھنے اور ذکر کی طرف آنے کا ذکر ہے۔ وہ اُن سب کلمات کو مسجد کی چھت پر چڑھکر بلند آواز سے پڑھا کرتے ہیں مگر خدا کی قدرت کہ اُن میں ایک آیت بھی ایسی نہیں جس میں یہ ذکر ہو کہ سننے والو مسجد میں آکر باجماعت نماز پڑھو۔

ہم نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ خدا کی حکمت سے جو بلند سُر اور موزونیت اذان میں ہے وہ ان کلمات میں نہیں۔ اسکے بعد مولوی حشمت علی صاحب لاہوری دفتر اہلحدیث میں آئے۔ اُسوقت مولوی عبدالتواب صاحب غزنوی بھی بیٹھے تھے۔ اُن کے سامنے اُنہوں نے اذان کی سب آیتیں بلند آواز سے پڑھیں اور مجھے کہا کیا ان میں سُر نہیں؟ میں نے کہا تم خود ہی سوچ لو۔ کہاں یہ آواز

حی علی الصلوٰۃ - حی علی الفلاح

اور کہاں یہ آواز

اَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُونُوا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ

اسکی بلندی اُتنی نہیں ہو سکتی جتنی اذان میں ہوتی ہے (خیر)

دوسرے گروہ نے اس سارے جھگڑے کا خاتمہ ہی کر دیا۔ وہ کہتے ہیں کہاں کی اذان اور کہاں کے کلمات۔ میاں یہ تو کسی انسان کی آواز نہیں بلکہ آسمانی آواز ہے جس پر نماز پڑھنے کا حکم ہے۔ آج ہم اس گروہ کے ماہوار رسالہ سے پوری عبارت دکھاتے ہیں جو بہت لطیف ہے۔ ہم نے اُسکو بہت لطیف پایا ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ناظرین بھی لطف اُٹھائیں۔

کسی صاحب نے اُن پر سوال کیا تھا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے "اِذَا نُودِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کیلئے ندا ہوتی تھی۔ اسکے جواب میں جو کہا گیا وہ درج ذیل ہے۔

"عرض ہے کہ قرآن کریم کے اس مقام میں ندا سے کوئی انسانی ندا ہرگز مراد نہیں ہے بلکہ ندا آسمانی مراد ہے جو ہر جگہ سنائی یکساں دیتی ہے انسانی ندا تو ایک گاؤں یا قصبہ کے احاطہ میں یکساں نہیں پہنچ سکتی۔ جس سے انسان مکلف حکم ربانی ہو سکے۔ جو تجربہ اور مشاہدہ سے بھی ثابت ہے۔ جبکہ انسان نے اس انسانی ندا کو سنا ہی نہیں تو وہ صلوٰۃ میں کیوں آئے اور اس حکم کو کسطرح ادا کرے جو اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا (پ ۵ ع ۱۴) ہے۔ پس اس جگہ نُوْدِیَ سے مراد وہ ندا ربانی آسمانی ندا ہی ہے جو ہر جگہ ہر فرد بشر کو ہوشیار خبردار کر دیتی ہے جس سے ایک فرد بھی باہر نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے یہ ندا سنی ہی نہیں اور اس ندا ربانی سے ہر فرد و بشر مومن صلوٰۃ کا مکلف ہو جاتا ہے اور جو محیط الکل کا حکم رکھتی ہے۔

اب ایک اور دلیل سے بھی اس جگہ انسانی ندا نہیں ہو سکتی وہ یہ ہے چونکہ حکم ہر ایک مومن کیلئے یہ ہوا ہے کہ ندا سن کر صلوٰۃ کیلئے آؤ اور کام کاج چھوڑ دو۔ قبل آواز سننے کے ایک مومن بھی نہیں آسکتا۔ معقول پسند اصحاب کو یہ بات تشویش میں ضرور کردیگی کہ وہ شخص جو دوسرے مومنین کو بلاتا ہے وہ اُن مومنین میں سے کوئی الگ ہے کیونکہ آیہ مجیبہ نے مومنین میں سے کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا۔ اور نہ ہی کسی ایک کیلئے تخصیص واقع ہوئی ہے جیسا کہ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ الخ یعنی قصر صلوٰۃ میں پڑھانے والے ایک کو خاص کیا گیا ہے جو اِذَا کُنْتَ فِیْھِمْ فَاَقَمْتَ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ کے حکم سے بین ہے کہ صلوٰۃ پڑھانیوالا پوری نماز یعنی دو رکعتیں پڑھے اور عام مومنین قصر نماز یعنی ایک ایک رکعت پڑھیں۔ پس لفظ نُوْدِیَ میں کوئی خاص شخص ندا کرنیوالا مخصوص نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی اللہ تعالے نے کوئی پکارنے والے کلمات مقرر کئے ہیں جو وہ خاص ایک آدمی مومن اُس وقت اُن کلمات سے دوسرے مومنین کو پکارے

پس وہ منادی جس نے اس ایک مرد کو دوسرے مومنین کو بلانے کیلئے ندا کی ہے کیا وہی منادی دوسروں کیلئے کافی نہیں ہے۔ یہ تعجب کی بات ہے کہ وہ ایک فرد کو تو ندا کر سکے اور باقیوں کو نہ کر سکے۔ حالانکہ وہ ایک فرد بھی بغیر ندا کئے تو آہی نہیں سکتا۔ اگر وہ بغیر ندا کئے آسکتا ہے تو یہ حکم یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ الخ والا بے سود ہو جائیگا اور وہ شخص اس حکم خداوندی کا خود بے فرمان ہوگا۔ کیونکہ اذا نودی کا ارشاد ہے۔ یعنی جسوقت بلائے جاؤ تم۔ جب اُسکو بلایا ہی نہیں گیا تو وہ آکیسے سکتا ہے۔ پس ثابت و بین ہوا کہ ندا ربانی آسمانی نشان کے اوقات معینہ ہی ہیں جو محیط الکل کا حکم رکھتے ہیں۔ پس انسانی ندا محیط الکل ہرگز نہیں ہو سکتی۔ لہذا اذان مروجہ کو دین اسلام میں کوئی دخل نہیں۔ اور نہ قرآن کریم میں اسکے حکم کی چنداں ضرورت تھی"

(صفحہ ۲۲۳ ۲۲۴ بلاغ القرآن بابت اگست ستمبر اکتوبر ۱۹۲۶ء)

اہلحدیث اس سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ نُوْدِیَ میں منادی (ندا کرنیوالا) کوئی انسان نہیں بلکہ اوقات سماویہ ہیں جن سے انسان خود بخود اوقات پہچان لیتا ہے۔ ہمیں حیرت ہے کہ اہل قرآن کہلا کر قرآن مجید سے اتنے بے خبر جتنا کوئی سبزی خور گوشت کے بھاؤ سے ناواقف ہو۔

اے جناب سنئے ہم آیات قرآنی آپ کے سامنے رکھ دیتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ اپنے خدا کو حاضر ناظر جانکر بتاؤ یہاں منادی کون ہے۔ ارشاد ہے

اِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اتَّخَذُوْھَا ھُزُوًا[1]

اس کا ترجمہ کرتے ہوئے اتنا بتا دیجئے گا کہ نادیتم میں جو ضمیر انتم ہے اس سے کون مراد ہے مسلمان موذن یا آسمانی تعین؟

ناظرین! ایسا صریح حکم جس کا فاعل مخاطب مسلمان کو بتایا گیا ہے اُس سے بھی انکار کیا جائے تو یہ کہنا بے جا ہوگا؟

گر تو قرآں بریں نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

[1] جب تم مسلمان نماز ... [illegible]

دلیل الفرقان - اہل قرآن کے رسالہ متعلقہ نماز کا مکمل و مدلل جواب - قیمت ۱۲/ (دفتر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

ہاں صاحب آپ کے سوال کا جواب دینا بھی ضروری ہے جو آپ نے اذان دینے والے کو معین شخص ماننے پر کیا ہے۔

سنئے قرآن مجید میں اسکی مثل اور بھی ہے۔ ارشاد ہے۔

وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ

(رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو)

بتایئے اس آیت میں ارکعوا کا حکم سب مسلمانوں کو ہے۔ تو جن راکعین کے ساتھ ملکر رکوع کرنا ہے اُن کو یہ حکم کیسے ہو سکتا ہے؟ جلدی نہ کرنا سوچ سمجھکر جواب دینا اور یہ سمجھکر دینا کہ سامنے کون ہے ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں!
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

غزنویہ اور فیصلہ مکہ

نمبر ۳

اہلحدیث مورخہ ۱۰ دسمبر میں اس سلسلہ کا نمبر ۲ آچکا ہے جسمیں ذکر کیا گیا ہے کہ امرتسر کے غزنوی خاندان کو مجھ سے عرصہ سے نفاق و شقاق چلا آرہا ہے اُس کی انتہا یہانتک پہنچی تھی کہ اُنہوں نے بہت سے ناواقف مولویوں کو گانٹھ کر میرے برخلاف ایک فتوے اخراج بنایا تھا۔ جیسے آجکل اس قسم کے فتوے بکثرت بنتے ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ میں ایسے فتوے کی پرواہ نہ کرتا۔ تاہم میں نے بغرض رفع اتہام جواب دیا جس پر مقام آرہ میں تین جلیل القدر علماء منصف مقرر ہوئے اُنہوں نے بالاتفاق فیصلہ صادر کیا کہ یہ فتوے غلط ہے۔ مگر غزنویہ نے اسکو تسلیم نہ کیا۔ آخر وہ اس دفعہ اسی اپنی بوسیدہ کتاب اربعین کو عربی کی جلا دیکر مکہ شریف لے گئے۔ وہاں دربار سلطانی میں یہ مقدمہ پیش کردیا۔ خدا کی شان وہاں بھی یہی حکم ہوا کہ اربعین کا فتوے غلط ہے بلکہ وہ جلا دینے کے قابل ہے اسلئے غزنویہ نے پہلو بدلکر مسئلہ استوا پر ایک فتوے (اصلی یا جعلی) فیصلہ مکہ کے نام سے [illegible]

لکھے ہیں کہ الاماں۔ جن میں سے ۲ جھوٹ تو اہلحدیث مورخہ ۱۰ دسمبر میں درج ہو چکے۔ آج ایک اور خاص افترا اور بہتان ذکر کرتا ہوں جو اس قابل ہے کہ اس میں غزنویہ کے مقدس امام کی منظوری سے امرتسر کی عیدگاہ اہلحدیث میں اُن کے ساتھ مباہلہ کر کے خوب الحاح اور زاری سے دعا کروں کہ خداوندا! جس طرح صادق اور کاذب کی بابت مرزا صاحب قادیانی کی دعا تو نے قبول کی ہے۔ ہماری بھی قبول فرما۔ وہ جھوٹ یہ ہے

فیصلہ مکہ کے صٓ۳ پر یوں لکھا ہے۔

مدینہ منورہ میں (مولوی ثناء اللہ نے) حجاج میں غلط پروپگنڈا کر کے ان کو اُبھارا کہ اس ضروری ٹیکس کے خلاف جو حجاج سے راستوں کے امن کیلئے لیا گیا تھا ایجی ٹیشن کریں اور ایک ایک روپیہ چندہ لیکر عظمۃ السلطان کو ایک احتجاجی تار دلائی"۔

اس کا جواب میں نہیں دیتا بلکہ ایک ایسے بزرگ کا بیان پیش کرتا ہوں جو غزنویہ کے نزدیک بھی معتبر اور مستند ہیں جنکے ہاتھوں یہ سب کام ہوا تھا۔ وہ مولوی حکیم نور الدین صاحب لائلپوری ہیں۔ جو تحریر فرماتے ہیں۔

سکرٹری صاحب جمعیۃ لاہور۔

"فیصلہ مکہ پڑھا۔ سوائے افسوس کے اور کچھ عرض نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالےٰ ہم مسلمانوں کو تعلی اور استکبار سے بچادے۔ میں مسئلہ مسائل کے متعلق تو کچھ عرض کرنے کے قابل نہیں البتہ صٓ۳ پر جو بہتان مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے ذمہ (مدینہ منورہ) کے عنوان سے گھڑ کر لگایا گیا ہے وہ سراسر اندھا دھند ہے۔ جسکے لئے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ کے پاس اس معاملہ کی صحت پر کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اصل واقعہ یوں ہے۔

مسجد نبوی میں ایک سندھی پیر صاحب اور چند غرباء اور مسکین حجاج جمع ہو کر مجھے [illegible]

رسائی ہے' ملے اور کہا کہ حج سے پہلے لوگوں سے حکومت مدینہ نے پندرہ یا سولہ آنے خرچ فی کس بطور ٹیکس وصول کیا ہے۔ اور اب بعد حج حاجیوں سے پانچ پانچ مجیدی فی اونٹ وصول کیا جاتا ہے۔ اور ہم لوگوں کے پاس خرچ بھی کم ہو گیا ہے۔ لہذا آپ حکومت سے استدعا کریں کہ وہی سابقہ ٹیکس ہم سے بھی وصول کیا جائے۔

اسوقت تک مولانا ثناء اللہ صاحب مدینہ شریف تشریف نہیں لائے تھے۔ میں اسی چارہ جوئی میں تھا۔ کہ مولانا تشریف لے آئے۔ اور دہلی کے حاجی محمد صدیق حافظ نور دین صاحبان وغیرہ بھی آگئے تھے۔ اُن کی موجودگی میں یہ سارا واقعہ میں نے بیان کیا۔ تو سب صاحبوں کے مشورہ سے تجویز ہوئی کہ حاکم مدینہ کی خدمت میں جاکر پہلے استصواب کیا جائے۔ چنانچہ مولانا ثناء اللہ صاحب کو میں نے اپنے ساتھ لیجانے کی درخواست کی۔ اور اہل مجلس نے میری تائید کی۔ اور مولانا صاحب میرے ساتھ ہوئے۔ چند اصحاب اور بھی ہمارے ساتھ گئے۔ امیر نے بڑے تپاک واخلاق کریمانہ سے ہمیں بلاکر بٹھایا۔ اور معروضات سُنیں اور جواب بھی فرمایا کہ پانچ مجیدی فی اونٹ وصولی کا حکم واقعی جلالۃ الملک کا ہے۔ اور آپ اس میں تخفیف اگر چاہتے ہیں تو افسر مال کی معرفت تار دیکر جلالۃ الملک سے استدعا کریں۔ چنانچہ ہم لوگ وہاں سے چاء وغیرہ پی کر چلے تو میں نے افسر مال صاحب کی تلاش کی زحمت کو گوارا نہ کرتے ہوئے خود تار کا مضمون لکھکر چندہ جمع کر کے (غالباً گیارہ مجیدی) حضرت الامام جلالۃ الملک کے نام تار دیدیا جس کا جواب کوئی نہیں ملا۔ اور ہم پانچ پانچ مجیدی فی شتر ادا کر کے چلے آئے۔

میں نے اس معاملہ کو راستی سے آپ کے [illegible]

AsliAhleSunnet.com

* کون ہے وفادار ہے یا غدار۔ (اسکی تفصیل کا انتظار کرو)۔

اسی کا نام ہے کہ آپ اپنی اس غلطی کو معلوم کر کے جسطرح یہ بہتان لگایا ہے۔ اسی طرح اسکو واپس لیں۔ اور شائع کریں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ اگر غریبوں کی امداد کیلئے اُٹھا تھا تو یہ قصور میں نے کیا جو اگر کوئی باقی فتوے ہے تو اسکا یہ خاکسار ہی ستوجب ہے۔ والسلام خیر الختام۔ انا للہ وانا الیہ راجعون؀

(نور دین طبیب از لائلپور ۱۵ ۱۲/۲۶ء)

حکیم صاحب! جو لوگ دانستہ افترا کریں اور بہتان لگائیں اُن سے توبہ اور رجوع کی امید اس مصرعہ کی مصداق ہے ؎

توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر میکنند

لطف یہ ہے کہ مدینہ شریف نہ باپ گیا نہ بیٹا گیا مگر جابر جعفی کی طرح موضوع روایت بنا کر اپنے مریدوں کو محض دھوکا دیا۔ کچھ عجب نہیں کہ تار پہنچنے پر مکہ معظمہ کے سرکاری حلقہ میں ان لوگوں نے یہ مشہور کیا ہو کہ یہ ثناء اللہ کی شرارت ہے۔

غزنویہ کے مریدو! پیر اور مرید میں یہ فرق ضروری ہونا چاہئے کہ پیر صادق القول ہو۔ لیکن پیر ہی جب جھوٹ بولے اور ناحق افترا کرے تو اُس سے مرید کو کیا حاصل ہوگا؟ ؎

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

(۷) ساتواں جھوٹ اور افترا اس سے بھی عجیب تر ہے جس کی تردید کیلئے کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں بلکہ خود اُسی افترائی عبارت میں تردید ملتی ہے وہ بھی ص۳ پر یوں مرقوم ہے۔

مؤتمر میں جب فساد کو روکنے اور قتل و غارت سے حجاز کو بچانے کیلئے حکومت حجاز کے نمائندوں نے قانون اسلحہ تجویز کی شکل میں پیش کیا تو آپ* نے محمد علی۔ شوکت علی اور دوسرے اشرار کے ساتھ ملکر اسکی مخالفت کی اور اپنے ووٹوں سے اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ اور اب جبکہ جلالۃ الملک نے اسی قانون اسلحہ کو حجاز میں نافذ کر دیا تو (حفظہ من) ہند آپ کو بھی اپنا ہمنوا بناتے ہیں کہ دیکھئے مولوی

ثناء اللہ بھی ہماری تائید کر رہے ہیں۔ گویا سلطان ابن سعود اسقدر غلط رو حکمران ہے کہ اہلحدیث کا سردار بھی اسکی حرکات سے متفق نہیں ہے۔ اور اسی طرح شوکت علی کی اس غلط اور مفسدہ پرداز تقریر کی آپ نے مؤتمر میں تائید کی جسمیں اس نے حکومت حجاز کی بدنظمیوں کا ذکر کر کے شکایت کی تھی۔ اور یہ صرف اسلئے کہ شاید وہ آپ سے راضی ہو کر لجنہ اقتراحات (سبجکٹ کمیٹی) میں آپ کو رکن بنا لیں۔ اس خود غرضی کیلئے ایک بیہودہ اور غلط تائید کر دی؀

ناظرین اس عبارت میں راقم رسالہ نے بکف چراغ داشتہ کمال کیا ہے غور سے دیکھئے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلحہ والی تجویز کی مخالفت میں نے اس لئے کی تھی کہ اشرار لوگ (علی برادراں کی طرف اشارہ ہے) مجھ کو سبجکٹ کمیٹی میں لے لیں۔ حالانکہ سبجکٹ کمیٹی ہی میں یہ تجویز آئی تھی جس میں شریک ہو کر میں نے مخالفت کی تھی۔ جسے دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ میں سبجکٹ کمیٹی کا ممبر ہو کر بھی اشرار کی خوشامد کرتا تھا کہ مجھے سبجکٹ کمیٹی کا ممبر بنالیں۔ اللہ رے مقدس کذب بیانی۔

منطقی طالبعلمو! تم لوگ کہا کرتے ہو کہ تقدم الشئی علے نفسہ محال ہے۔ دیکھو غزنویہ کے علم کلام میں یہ سب جائز ہے ؎

بیا در بزم رنداں تا ببینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

اس کذب و افترا پر دیدہ دلیری دیکھئے لکھتے ہیں اور کس صفائی سے لکھتے ہیں کہ

"آپ (ثناء اللہ) نے حجاز مقدس کے سفر میں ایک موحد سلطان سے غداری کی" (ص۳۶)

یہ ہیں ترکیبیں سوتیلی ماں کی طرح محبت جتا کر حکومت سے اپنے فوائد حاصل کرنے کی جو کسی دانا سے مخفی نہیں رہ سکتیں ؎

چھپ نہ تو ہم سے کہ او ماہ جبیں دیکھ لیا

ہاں یہ سچ ہے کہ سبجکٹ کمیٹی میں حجازی رعایا سے اسلحہ لے لینے کی تجویز پیش ہوئی تھی جسکی بابت مجھے اسوقت

تک بھی علم نہیں کہ کس کی طرف سے پیش ہوئی تھی کیونکہ میں جب پہنچا تو اُس پر گفتگو ہو رہی تھی۔ میں نے بھی اسکی مخالفت ضرور کی۔

ہندوستان کے سیاست دان اللہ غور کریں کہ ہم ہندوستانی یہاں انگریزی حکومت سے جو چیز (اسلحہ) بزور طلب کریں اُسی چیز کے ضبط کرنے کی بابت عرب میں ہم حکومت پر زور دیں۔ تو ہمارا منہ ہے کہ ہم ہندوستان میں آئیں۔ یا آکر اُس چیز (اسلحہ) کے مانگنے کیلئے منہ کھولیں۔ ہرگز نہیں۔ ہاں حکومت کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مصلحت کے لحاظ سے جو چاہے عمل کرے۔ یہی معنے ہیں ؎

"رموز مملکت خویش خسرواں دانند"

چنانچہ حکومت حجاز نے اپنی مصلحت بینی سے ضبطی اسلحہ کا حکم جاری کر دیا۔ لیکن ایک ہندوستانی کیلئے کتنی شرم کی بات اور کتنی بے اعتباری کی حرکت ہے کہ ہندوستان میں تو وہ بزور گورنمنٹ سے اسلحہ مانگے اور عرب میں بزور ضبطی کی درخواست کرے۔ شوکت علی صاحب نے کہا تھا کہ حرم شریف میں وضو کیلئے پانی کا انتظام نہیں جس سے بہت تکلیف ہے۔ میں نے بھی اثناء تقریر میں کہا کہ ہاں یہ واقعہ صحیح ہے اسپر توجہ کرنی چاہئے۔ کیا یہ غداری ہے یا وفاداری معلوم نہیں کہ غزنویہ نے مؤتمر کی ممبری کا کیا مطلب سمجھا تھا۔ کیوں صاحب! یہاں بزور وحید ممبر بنکر جانیوالا

قادیانی مشن

احمدیہ جماعت کا جلسہ سالانہ

میں

خیر مقدم

(از انجمن اہل حدیث پنجاب)

آپ لوگ جس شوق سے دور دراز مقامات سے جلسہ میں تشریف لاتے ہیں اور جس تن دہی سے آپ لوگ کام کرتے ہیں اُس کے لحاظ سے ہم آپ لوگوں کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اس کے بعد جناب مرزا صاحب قادیانی کی بابت چند باتیں آپ اصحاب کے سامنے لاتے ہیں کہ آپ لوگ

AsliAhleSunnet.com

نہایت ٹھنڈے دل سے ان پر غور کرینگے۔

(۱) حضرت مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ "مسیح موعود کی بابت دانیال نبی نے کہا ہوا ہے کہ آخری زمانہ مسیح موعود کا ۱۳۳۵ھ ہو گا" (حقیقۃ الوحی ص۲۰۹)

کیا مرزا صاحب کی وفات اسکے مطابق ہوئی؟

یاد رکھو کہ مرزا صاحب کی وفات ۱۳۲۶ھ میں یعنی اس مقررہ وقت سے ۹ سال پہلے ہوئی۔

(۲) مرزا صاحب نے ڈاکٹر عبد الحکیم خان کی بابت لکھا تھا کہ "مجھے خدا نے بتایا ہے کہ وہ مجھ سے پہلے مریگا" (چشمہ معرفت ص۳۲۲)

کیا وہ مرزا صاحب سے پہلے مرا یا مرزا صاحب اس سے پہلے مرے؟

(۳) مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ "بنت احمد بیگ کا مجھ سے نکاح ہونا اٹل امر ہے کیونکہ الہام میں یہ لفظ ہے لا تبدیل لکلمات اللہ" (تبلیغ رسالت جلد ۳ ص۱۱۵)

کیا یہ الہام پورا ہوا؟ کیا اس عورت سے مرزا صاحب کا نکاح ہوا؟

(۴) حضرت موصوف نے رسالہ انجام آتھم میں لکھا تھا کہ "مرزا سلطان محمد داماد مرزا احمد بیگ مجھ سے پہلے نہ مرے تو میں جھوٹا ہوں" (ص۳۱)

کیا مرزا سلطان محمد پہلے مرا یا مرزا صاحب پہلے وفات پا گئے؟

(۵) مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی مقابلہ میں ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کو دعا شائع کی تھی جسکا مضمون تھا کہ ہم دونوں (مرزا اور مولوی ثناء اللہ صاحبان) میں سے خدا کے نزدیک جو جھوٹا ہو وہ پہلے مرے۔ کیا یہ دعا قبول ہوئی؟

(۶) ۲۵- اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں اس دعا کی قبولیت کا الہام اُجِیبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ بھی آپ لوگوں نے دیکھا؟ کیا پھر یہ دعا جسکی قبولیت کا وعدہ خدا کی جانب سے ہو چکا تھا قبول نہ ہوئی ہوگی؟ ضرور ہوئی۔

احمدی دوستو! موت اور موت کے بعد کے حالات کو سامنے رکھکر ہماری پیش کردہ باتوں پر الگ الگ ٹھہر کر غور کرو اور دل میں سوچو کہ جس شخص کے نام پر تم فدا ہو رہے ہو اُس کی یہ باتیں (جو بطور نمونہ ہم نے پیش کی ہیں) سچی ہوئیں؟ دوستو! یہ مت دیکھو کہ کہنے والا کون ہے۔ بلکہ یہ دیکھو کہ آپ کو سمجھاتا کیا ہے ؎

مرد باید کہ گیرد اندر گوش
در نوشت است پند بر دیوار

حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں ہے

نمبر ۱

(از منشی حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر)

قادیانی عقیدہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی راز حقیقت کے ص۰ پر لکھتے ہیں۔

"جو سری نگر میں محلہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلاشک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔"

دلیل نمبر ۱ کتاب کشتی نوح ص۱۲ و ص۶۹ کا حاشیہ ریویو آف ریلیجنز بابت نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴۳۶ و ۴۹۱ اخبار الحکم مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء ص۰ - الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۲ء ص۰ - اعجاز احمدی ص۱۹ - اخبار "بدر" ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء ص۵۶ - تذکرۃ الشہادتین ص۲ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر ۱۹۰۳ء ص۴۲۹ - اخبار الحکم مورخہ ۱۷ و ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء ص۴ - حقیقۃ الوحی ص۱۰۱ کے حاشیہ و ص۲۳۲ - ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص۲۲۹ پر ہے۔

"خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ عیسیٰ مر گیا اور اسکی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ یعنی ہم نے عیسیٰ اور اسکی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ پر پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفےٰ پانی کے چشمے اُس میں جاری تھے۔ سو وہی کشمیر ہے۔"؎

اقول (۱) سورہ المومنون۔ پارہ ۱۸ کے رکوع ۳ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ۔

(یعنی) اور ہم نے حضرت مسیح ابن مریم اور انکی والدہ کو نشان قدرت بنایا اور ہم نے اُن دونوں کو پناہ دی ایک بلند زمین اور رہنے کی جگہ اور جاری پانی کیطرف۔

(نوٹ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب ماں (حضرت مریم) سے پیدا ہوئے تھے اُسوقت کے بادشاہ نے نجومیوں سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا۔ وہ دشمن ہوا۔ انکی تلاش میں پڑا۔ اُن کو بشارت ہوئی کہ اسکے ملک سے نکل جاؤ۔ نکلکر مصر کے ملک میں گئے۔ ایک گاؤں کے زمیندار نے حضرت مریم کو اپنی بیٹی کر رکھا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے اس وطن کا بادشاہ مر چکا تھا تب پھر آئے اپنے وطن کو وہ گاؤں تھا ٹیلے پر اور پانی وہاں کا خوب تھا۔" (تفسیر ترجمان القرآن جلد ۹ ص۸۴۵)

(۲) اصل میں بات یہ ہے کہ بیت لحم میں حضرت مسیح پیدا ہوئے تھے۔ (مولوی غلام رسول صاحب احمدی آف راجیکی کا رسالہ التنقید ص۴۲) اور بیت لحم اور اس کے علاقہ میں یہودیوں کے بادشاہ ہیرو ڈیس نے اطفال کے قتل کا حکم دیا تھا۔ اور حضرت مریم صدیقہ اپنے بیٹے مسیح کو لیکر مصر کو بھاگ گئی تھی۔ (اخبار الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء ص۹) اور ہیرو ڈیس کی وفات کے بعد حضرت مریم و حضرت مسیح ملک مصر سے اپنے وطن کو واپس آئے اُسوقت ارخلاؤس کی حکومت تھی۔ گلیل کے علاقہ میں ایک شہر ناصرہ نام تھا جو دراصل ایک پہاڑی پر بستا تھا (لوقا ۴/۲۹) اس جگہ کو مریم مقدسہ نے مصر سے واپس آ کر اپنا جائے قرار بنایا تھا۔ ناصرہ بستی کا نام ناصرہ اسی لئے ہوا کہ یہ لفظ نصر سے مشتق ہے جسکے معنے ہیں چھوٹا پودا۔ چنانچہ یسعیاہ ۱۱/۱ میں بعینہ یہ لفظ عبرانی میں موجود ہے

؎ مرزا صاحب خود اسکے خلاف دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔ "اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ کی طرح مفقود ہے" (حقیقۃ الوحی ص۱۰۱ کا حاشیہ) پھر اسکی بھی تردید کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ "حضرت مسیح کی قبر شہر قدس (یروشلم) میں بڑے گرجے کے اندر موجود ہے" (اتمام الحجہ مصنفہ مرزا صاحب صفحہ ۱۹ و ۲۱ کا حاشیہ) سچ ہے دروغگو را حافظہ نباشد

AsliAhleSunnet.com

جونکہ مسیح اور اُسکی والدہ مقدسہ مریم ایک مدت اُس بستی (ناصرہ) میں رہے تھے اسلئے مسیح بھی مسیح ناصری کہلایا۔ یوحنا ۱/۴۵ (ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۱۲ء صفحہ ۲۹۲/۲۹۳)

(۳) رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ جون ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۲۲۳ پر لکھا ہے۔

"جب مسیح کی پیدائش ہوئی تو ہیرودیس بادشاہ نے ایک منذر خواب دیکھی جسکی بنا پر اُس نے بنی اسرائیل کے تمام نوزائیدہ بچوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور ہزاروں معصوم لڑکے ہلاک کر دئیے گئے۔ مگر مسیح اس ہلاکت سے محض فوق عادت طریق پر محفوظ رہا۔ اور خداوند کا فرشتہ یوسف نجار پر ظاہر ہوا اور کہا تو مریم اور اسکے بیٹے کو لیکر زمین مصر کی طرف بھاگ جا۔ چنانچہ وہ اس خوفناک حکم کے اجراء کے زمانہ میں باوجود کڑے پہروں اور سخت نگرانیوں کے محض تائید ایزدی سے صحیح سلامت بچہ اور اسکی والدہ کو لیکر مصر جا پہنچا اور ہیرودیس کی وفات تک وہاں رہا۔"

(۴) کتاب حجج الکرامہ کے صفحہ ۲۹ پر ہے۔

"مریم عیسےٰ را اول بمصر برد و بعد دوازدہ سال باز آورد و در قریہ ناصرہ نزول کرد بہا ہمیت النصاریٰ چوں عیسےٰ در پنجاسی سالہ شد او را وحی آمدن گرفت۔"

(۵) امام ابوجعفر محمد ابن جریر طبری کی تاریخ الامم والملوک جلد دوم کے صفحہ ۱۲ تاریخ کامل ابن اثیر کی جلد اول صفحہ ۱۳۵/۱۴۰ تاریخ ابن خلدون جلد دوم صفحہ ۱۴۶۔ تاریخ ابو الفداء جلد اول صفحہ ۳۵۔ کتاب اخبار الدول صفحہ ۴۲ میں بھی حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کا بادشاہ (ہیرودیس) کے ظلم سے نجات پانے کیلئے مصر کیطرف تشریف لیجانا اور پھر مدت کے بعد اپنے وطن کی طرف واپس آنا اور ناصرہ نامی گاؤں میں رہائش اختیار کرنا لکھا ہے۔

کسی اسلامی تاریخ میں یہ نہیں لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر چڑھائے گئے اور اُن کے زخموں کا مرہم عیسےٰ سے علاج کیا گیا۔ اور واقعہ صلیب کے بعد وہ ایران افغانستان۔ پنجاب و کشمیر میں آئے۔ اور نہ ہی کسی اسلامی تاریخ میں یہ لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر شہر سرینگر کے محلہ خانیار میں ہے۔

(باقی باقی)

قادیانی حضرات نوٹ کرلیں

اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹۔ نومبر ۱۹۲۶ء میں میرا چیلنج قادیان کے متعلق شائع ہوا۔ اُس کے جواب میں اخبار "الفضل" قادیان مورخہ ۲۶۔ نومبر ۱۹۲۶ء میں میرا مذہب دریافت کیا گیا ہے۔ پچھلے سال قادیان کے ایک مولوی فاضل صاحب مسمی عبد الغفور یہاں تشریف لائے تھے۔ جن کے ساتھ حافظ مختار احمد صاحب (مرزائی) شاہجہانپوری بھی تھے۔ ان اصحاب نے اپنے مذہب کی تحقیق کرنے کیلئے عام دعوت دی۔ میں نے اُن کی دعوت کے مطابق ایک سوال لکھکر ان کی خدمت میں بھیجا جس کے جواب میں ان حضرات نے اڈیٹر الفضل کیطرح مجھ سے میرا مذہب دریافت کیا اور میں نے بتا دیا حالانکہ مجھ کو کچھ ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ میرا سوال اصولی تھا نیز قادیان والے کوئی قاضی یا مفتی نہیں ہیں کہ میں اُن سے ڈر کر اُن کے حضور میں اپنے عقائد کا اظہار کیا کروں۔ تاہم اب پھر اڈیٹر صاحب الفضل اور اُن کی تمام جماعت کو بتاتا ہوں کہ

"میں خدا کے فضل و کرم سے مسلمان حنفی المذہب* ہوں۔ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر نبوت و رسالت کے مدعی کو دجال جانتا ہوں۔"

اڈیٹر صاحب "الفضل" کو میرے مذہب کے متعلق اگر کوئی شبہہ ہے تو اُن پر لازم ہے کہ وہ ثبوت پیش کریں۔ ورنہ واضح رہے کہ میں قادیان کی ایسی بھبکیوں میں آنے والا نہیں ہوں۔ اور میں اپنے مطالبات کا تقاضا اُس وقت تک کرتا رہونگا جب تک قادیان والے اُن کا معقول جواب نہ دیدیں۔ یا مرزا صاحب کی اصطلاح کے مطابق اپنے آپ کو مردہ ثابت نہ کر دیں۔

مرزا صاحب کی صداقت کے دلائل میرے نزدیک شاعرانہ تخیلات سے بلند نہیں ہیں۔ چونکہ قادیانی حضرات ان کی مضبوطی پر ضد اور اصرار کرتے ہیں۔ اسلئے میں باواز بلند کہتا ہوں کہ ایسی دلائل کی بنا پر سب سے پہلے شیخ بہاء اللہ حقدار ہیں کہ انہیں مسیح موعود مانا جائے۔ اڈیٹر صاحب الفضل اس سے نہ ڈرائیں کہ اُن کی کتاب اقدس کو ماننا پڑتا ہے۔ جب ایک مسلمان اپنے عقائد سے ہٹکر وفات مسیح کا قائل ہوگا۔ اور بعد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کا آنا ممکن جان لیگا تو اُس کے لئے تیسری یہ بات بھی مشکل نہ ہوگی کہ بعد قرآن مجید کسی اور کتاب کا قائل ہو جائے

بہائیوں (بابیوں) کے لٹریچر سے ظاہر ہے کہ وہ پیشگوئیوں بھی نشان صداقت سمجھتے ہیں۔ یہانتک کہ اُس بہائی مبلغ نے جس نے مرزا صاحب پر اپنے مذہب کی تبلیغ کی تھی آنجہانی کے سامنے پیشگوئیوں کا ذکر کیا جس کا جواب نہ جناب آنجہانی نے اور نہ ان کے کسی خلیفہ نے آجتک دیا۔ بفرض محال اگر بہائی پیشگوئیوں کے نہ بھی قائل ہوں تو مجھے کچھ نقصان نہیں۔ کیونکہ میں مدعی ہوں کہ قادیانی مسیح کے مقابلہ ایرانی مسیح کو پیش کروں پس اڈیٹر صاحب براہ مہربانی مغالطہ آمیزی کر کے راہ فرار نہ اختیار کریں۔

میں عرصہ سے "اہلحدیث" میں قادیان کے متعلق مضامین (اپنی بساط کے موافق) لکھ رہا ہوں۔ کوئی نیا مضمون نگار نہیں ہوں۔ اس نئی طرز کے اختیار کرنے سے حضرات قادیان بالخصوص بریلوی اور شاہجہانپوری مرزائی مجھ پر سراسر جھوٹے الزام لگا کر بدنام کرتے ہیں۔ لیکن میرے سوالات کا کوئی معقول جواب مرزا صاحب کے مسلمات کے مطابق نہیں دیتے۔ حالانکہ ان کو ایمان اور انصاف سے کام لینا چاہئیے۔

(خاکسار محمد حسین صابری از بریلی)

* مرزا صاحب قادیانی بھی حنفی المذہب تھے۔ جب ہی تو آپ اُن کے حالات سے خوب واقف ہیں۔ (مدیر)

صاف کہئے کہ نئے لوگوں کی کیجے آزمائش
ضرورت کیا ہمارے امتحاں کی

جھوٹے الزاموں کی آپ کو فکر کیا
کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ [illegible]

AsliAhleSunnet.com

مروجہ عُرس اور مستورات

گدی نشینان ہندوستان توجہ فرمائیں

ناظرین اہلحدیث سے مخفی نہیں کہ ملک کے گدی نشینوں نے ایک ایسی قبیح بدعت جاری کی ہوئی ہے جس سے ہر قسم کے دینی و دنیوی نقصانات نظر آ رہے ہیں۔ اور تمام مریدوں کا گناہ ان پیرزادوں کی گردن پر ہے۔ جس کو یہ پیرزادے بڑی خوشی سے برداشت کر رہے ہیں۔ ان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ آخر اس دنیا کو چھوڑ کر خدائے وحدہ لاشریک کے سامنے حاضر ہونا ہے۔

تعجب تو اس بات پر ہے کہ جتنے بھی گدی نشین حضرات ہیں سب کے سب بزعم خود پکے حنفی ہیں۔ معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ عرسوں اور میلوں کا طریقہ کہاں سے لیا ہے۔ نہ ہی یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور نہ ہی ائمہ اربعہ رضی نے۔ جب قدیم زمانہ میں اسکا کوئی پتہ نہیں چلتا تو کیا وجہ ہے کہ مقلد امام ہو کر دائرہ تقلید سے خارج ہو رہے ہیں۔ کیا یہ پیرزادے اس بارے میں اپنے امام صاحب کا قول پیش کر سکتے ہیں؟ دیدہ باشد۔

بجائے مردوں کے مستورات اس موقعہ پر جس سرگرمی کا اظہار کرتی ہیں۔ کسی رکن دین کے لئے اس کا عشر عشیر ظاہر نہیں کیا جاتا۔ اول تو عورتوں کا میلوں میں شامل ہو کر مردوں کے ساتھ ہونا خلاف شریعت محمدیہ ظاہر ہے۔ جبکہ فقہاء کرام نے مسجدوں میں نماز جماعت کے واسطے مردوں کے ساتھ شامل ہونے سے منع کر دیا ہے تو عرسوں میں مردوں کے ساتھ مل جلکر پہلو بہ پہلو چلنا پھرنا بیٹھنا کیسے درست ہو سکتا ہے۔ یہ عورتیں جس شان و شوکت سے مزین ہو کر اور ستر و پردہ کو بالائے طاق رکھکر گھروں سے نکلتی ہیں۔ ناظرین سے مخفی نہیں تو یہ غضب علیٰ غضب نہیں تو اور کیا ہے؟ حالانکہ خداوند تعالے وحدہ لاشریک نے قرآن پاک سورہ نور میں ارشاد فرمایا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"کہدیجئے یا رسول اللہ! (صلعم) مومن عورتوں کو کہ وہ اپنی آنکھوں کو بند کریں نامحرم مردوں کو دیکھنے سے اور اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں بدکاری سے۔ اور ظاہر نہ کریں اپنی زیبائش آرائش کو مگر وہ چیز جو ظاہر ہو یعنی ہاتھ پاؤں اور منہ۔ (گھر میں کام کرنے کے وقت) اور ڈھانکیں اپنی اوڑھنیوں سے گریبان اور گردنوں کو اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں کیلئے" الخ

پس کیا کوئی مسلمان مرد ایسا ہے جو حکم خداوندی کے سنتے ہوئے اپنی بیویوں اور بہو بیٹیوں کو عرس یا میلے میں بھیجے۔ مسلمانو! کیا تم میں ذرہ بھر بھی غیرت نہیں رہی اور اتنے دلیر ہو گئے ہو جیسے کہ قیامت آنی ہی نہیں۔ یاد رکھو کہ قیامت ضرور آئیگی اور جو عذاب ان عورتوں پر نازل ہو گا تم بھی اس کے حصہ دار ضرور ہو گے۔ علاوہ اسکے پیرزادے مستحق اس کار خیر کے ضرور ہونگے۔

ہمارے نزدیک قریباً ایک کوس کے فاصلہ پر موضع بھدر میں ایک عظیم الشان میلہ لگتا ہے جس میں مزار شریف کے سامنے دس بارہ پیر صاحب بیٹھے ہوتے ہیں اور مشہور قوال قوالی وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔ پھر ان کے مریدوں میں وجد شروع ہو جاتا ہے۔ مرد تو ایک طرف رہے عورتیں بھی وجد شروع کر دیتی ہیں۔ اور حالت وجد میں بالکل برہنہ ہو جاتی ہیں اور کسی مسلمان کو غیرت تک نہیں ہوتی۔ بلکہ پیرزادے بڑے خوش ہوتے ہیں اور تمام دن ان کو سجدے ہوتے رہتے ہیں۔

بھلا اے پیرزادو! مردوں کو تو آپ نے گمراہ کیا۔ عورتوں کو اس بھری مجلس میں کیوں نچانے لگے ہو۔ اور خدا کے حکم کی صریح خلاف ورزی کر رہے ہو۔ اس کا خداوند تعالے کے سامنے کیا جواب دو گے۔ کچھ تو خداوند تعالے سے خوف کرو۔ اگر مخالفین اسلام اس فحش حرکت کو دیکھتے ہونگے تو کیا خیال کرتے ہونگے۔ للہ کچھ تو شرم کرو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کمائی کو کیوں آگ لگاتے ہو۔ اگر آپ ایسی ہی روش پر رہے تو قیامت کے دن حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی شفاعت کرینگے؟ ہرگز نہیں:-

(راقم محمد فاضل امام مسجد از منچ ضلع گجرات)

آریہ مشن

منوجی مہاراج اور دیانند جی

"ہمیشہ پاپ سے مکت ہونے کے واسطے پرائشچت یعنی افسوس اور اچھے کرم کرنے چاہئیں۔ اور جو لوگ پرائشچت نہیں کرتے وہ قابل نفرت صفات والے ہوتے ہیں"۔ (دیکھو منو شاستر ۱۱/۵۳)

"گئو موتر یا پانی یا گئو کا دودھ یا گئو کا گھی یا گئو کے گوبر کا رس ان میں سے کسی ایک کو اگن برنی (آتش رنگ) کرکے پیوے۔ اور اس سے مر جائے تو پاک ہوتا ہے"۔ (منو شاستر ۱۱/۹۱ نیز دیکھو منو شاستر ۱۱/۱۰۴، ۱۰۵ وغیرہ جس میں طرح طرح کے گناہوں کی معافی کی تعلیم موجود ہے)

خاکسار:- دیکھو مذکور الصدر اثبات سے آفتاب نیمروز کی طرح ظاہر ہو گیا کہ شاستر میں بذریعہ پرائشچت گناہوں کی معافی اور دور کرنے کی تعلیم موجود ہے۔ اب ملاحظہ کیجئے سوامی دیانند جی کیا فرماتے ہیں۔

"ایک یہ بھی تمہارا نقص ہے جو پشچاتاپ (یعنی توبہ) اور پرارتھنا (یعنی دعا) سے گناہوں کا دفعیہ مانتے ہو۔ اسی بات سے دنیا میں گناہ بڑھ گئے ہیں۔ ..... بغیر بھوگنے کے گناہ و ثواب کا دفعیہ مانیں تو ایشور غیر منصف ٹھہرتا ہے"۔ (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۹۸)

خاکسار:- دیانند جی فرماتے ہیں کہ پرمیشور توبہ اور دعا سے گناہوں کی معافی کی صورت نہیں دے سکتا۔ جب تک کہ وہ سزا نہ دیدے۔ اور منوجی فرماتے ہیں کہ انسان بذریعہ پرائشچت کے گناہوں سے پاک ہو سکتا ہے۔ اور دیانند جی یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر گناہ ثواب کا

AsliAhleSunnat.com

تو ایشور غیر منصف ٹھیرتا ہے۔ لہذا اس کا یہ مطلب ہوا کہ منوسمرتی کے احکام کے بالکل خلاف سوامی دیانندجی تعلیم دیتے ہیں۔ لہذا ایک محقق شخص انصاف سے غور کرے تو کس کی رائے کو قابل عمل جانے۔ منوجی کا اعتبار کرے یا دیانندجی کا؟ جبکہ دونوں میں تضاد ہے۔ لہذا ہم اس اختلاف کا جھگڑا سوامی دیانندجی کے قلم اور اقرار سے فیصل کرتے ہیں۔ دیانندجی کا قول ہے۔

"متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں۔" (ستیارتھ پرکاش ص ۶۹)

دوسرا فرمان ہے۔

"اجتماع ضدین کی وجہ سے دونوں باتیں درست نہیں ہیں۔" (ستیارتھ پرکاش ص ۶۹)

خاکسار:۔ جو کچھ سوامی جی کے فرمان ہیں وہ آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ اب ہم اس میں دخل نہیں دیتے ناظرین کی رائے پر چھوڑتے ہیں۔

اب رہی دوسری شکل۔ چونکہ سوامی دیانندجی گناہوں کی معافی بلا سزا بھوگنے کے نہیں مانتے اور یہ بتایا ہے کہ پرمیشور بشیچا تاپ اور پرارتھنا سے کسی صورت گناہ معاف نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ سزا نہ دیدے۔ اور منوشاستر میں بذریعہ پرائشچت کے گناہوں کی معافی کی تعلیم موجود ہے۔ تو حسب الحکم سوامی دیانندجی یہ معلوم ہوگیا کہ منوشاستر کی جو گناہوں کی معافی کی تعلیم ہے وہ غلط ہے اور جو سوامی جی کا حکم ہے وہ صحیح ہے۔

اور چونکہ دیانندجی نے منوشاستر کی تعلیم سے بہت سا اقتباس ستیارتھ پرکاش میں لیا ہے لہذا ستیارتھ پرکاش میں انہوں نے منوشاستر کا قول کس لئے درج کیا جبکہ وہ جانتے تھے اور یہ خود اُن کا فرمان ہے کہ

"جھوٹ کی آمیزش سے سچائی بھی پاکیزہ نہیں رہتی۔" (ستیارتھ پرکاش ص ۶۵۶)

چنانچہ اُسی منوشاستر کے تمام احکامات کو سچا تسلیم کرنا اور جگہ جگہ اُسکو ثبوت میں پیش کرنا اور پھر اُس کی تردید کرنا اور اُس کو جھوٹا لکھنا، [illegible] کر ساتھ ہی

کہنا کہ

"جھوٹ کی آمیزش سے سچائی بھی پاکیزہ نہیں رہتی۔" (ستیارتھ پرکاش ص ۶۵۶)

اور پھر اُسی کتاب سے معلومات لینا۔ اور اپنے قول پر خود ہی عمل نہ کرنا۔ ایسے کام کہاں تک ایک مصلح اور ریفارمر کیلئے لائق ہیں۔ اس کا فیصلہ ہم آریہ سماجیوں پر چھوڑتے ہیں۔ بہرحال سوامی جی کا فرمان قابل قبول ہے کہ

"جھوٹ کی آمیزش سے سچائی بھی پاکیزہ نہیں رہتی۔" (ستیارتھ پرکاش ص ۶۵۶)

(منشی محمد داؤد خان از سنبھل ضلع مرادآباد)

حج میں عروج مسلم ہے

ناظرین اہلحدیث! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

آج زمانہ ترقی پر ہے اور روز افزوں ترقی میں کوشاں نظر آرہا ہے۔ لیکن مسلمان ہیں کہ قعر مذلت میں گرے ہوئے نظر آرہے ہیں اور ترقی کا نام ونشان مفقود ہے۔ آخر اسکی وجہ کیا ہے؟ ہاں وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے واسطے خداوندکریم نے قرآن مجید میں ایک قانون نافذ فرمایا تھا جس کو مسلمانوں نے آج پس پشت ڈالدیا ہے۔ وہ قانون خداوندکریم نے قرآن مجید میں اسطرح ارشاد فرمایا ہے

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

"یعنی خداوندکریم کی رسی (قرآن) کو سب ملکر مضبوط پکڑو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔"

یہ وہ تعلیم پاک ہے جس کو آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اُس وقت جن لوگوں نے اس تعلیم کو تسلیم کیا بس وہ عروج کو پہنچے۔ اور جن لوگوں نے اس تعلیم سے منہ موڑا اُنکو سوائے ذلت کے کچھ نصیب نہ ہوا۔ یہ تعلیم مسلمانوں کی ایک مایۂ ناز ہستی نے دنیا کے پیش کی۔ لیکن افسوس کہ آج مسلمانوں ہی نے اسکو نفاق میں مبتلا کر دیا مجھے جہاں تک علم ہے وہ یہ ہے کہ شریعت مطہرہ کے حکم اسی قانون [illegible]

آپ جانتے ہیں کہ شریعت نے حکم دیا کہ نماز باجماعت ادا کیا کرو تاکہ محلہ کے آدمی ایک جگہ جمع ہوں اور محبت کے تعلقات پیدا ہوں۔ پھر اس سے بڑھکر شریعت نے جمعۃ المبارک مقرر کیا کہ گاؤں کے سب آدمی جمع ہو کر اپنے اختلاف کو اتفاق کی صورت میں مبدل کریں۔ اس سے زیادہ بڑھکر خداوندکریم نے حج بیت اللہ مقرر کیا کہ سب ملک کے آدمی ایک جگہ جمع ہو کر رشتۂ محبت کو وسیع کریں۔ کیونکہ محبت اور اتفاق ملنے ہی سے ہوا کرتے ہیں جیسا ایک قومی شاعر نے فرمایا ہے کہ ؎

ہم دشمن جو یکجا ہوں تو الفت ہو ہی جاتی ہے
یہ ہے مل بیٹھنا ایسا محبت ہو ہی جاتی ہے

لیکن آج مسلمانوں کی حالت اسکے برعکس نظر آرہی ہے الگ الگ فرقے ہو گئے ہیں اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے نظر آرہے ہیں اور شریعت مطہرہ کو اسطرح مٹانے میں سعی کر رہے ہیں کہ کافرا در مسلمان میں فرق نظر نہ آئے۔ آج جبکہ مسلمانوں پر چاروں طرف سے تیر برسائے جا رہے ہیں۔ اسوقت چاہئے تو یہ تھا کہ انکی مدافعت کیجاتی لیکن جہالت کا برا ہو کہ آپس ہی میں جنگ شروع ہو رہی ہے۔ آج علی برادران نے حجاز سے آتے ہی نفاق کی نہر کو وسیع کر دیا اور کہدیا کہ حج کو ملتوی کردو۔ اگر سوال ہوتا ہے کہ کیوں صاحب حج سے کیوں منع کرتے ہو؟ تو جواب ملتا ہے کہ ابن سعود حجاز پر حکمران ہے۔ اچھا جناب! ابن سعود (ایدہ اللہ بنصرہ) تو نماز پڑھتا ہے۔ کیا وہ بھی چھوڑ دیں؟ جناب ابن سعود تو قرآن مجید بھی پڑھتا ہے۔ کیا وہ بھی چھوڑ دیں؟ جناب! سلطان ابن سعود تو روزہ بھی رکھتا ہے۔ کیا وہ بھی چھوڑ دیں تو آپ صاف صاف کیوں نہیں کہتے کہ شریعت ہی کو چھوڑ دیں کیا شریعت مطہرہ نے یہی حکم دیا ہے کہ جب شرک کو نابود اور امن وامان قائم کرنے والا حجاز پر حکمران ہو تو حج ملتوی کر دینا۔ کیا اسلام یہی سکھاتا ہے کہ قبوں کے گرنے پر حج چھوڑ دینا۔ آہ کیسی افسوسناک حالت ہے۔ ایسی بے پرواہی۔ ایسی غفلت اور ایسی نیند کہ اسلام ہماری حالت زار پر آٹھ آٹھ آنسو روئے اور زبان حال سے پکارے کہ ؎

مسلم خوابیدہ اُٹھ ہنگامہ آرا تو بھی ہو
وہ چمک اُٹھی سحر گرم تماشا تو بھی ہو
گ[illegible]

AsliAhleSunnet.com

مذاکرہ علمیہ کے کالم میں

بعنوان

"حقیقت نسخ شریعت"

ایک مضمون محمد شریف صاحب قریشی کا اہلحدیث مطبوعہ ۴ - ستمبر ۱۹۲۵ء میں چھپا تھا جس کا جواب مولوی محمد عطاء اللہ صاحب نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۹ - ۲۶ فروری ۱۹۲۶ء میں لکھا ہے۔ اُسی کی نسبت ذیل میں عرض ہے۔

پہلی بات اسکے متعلق یہ ہے کہ جہاں تک پہلی شریعت کی منسوخیت کا جواب ہے خاکسار کو کوئی اعتراض نہیں بلکہ مولوی صاحب سے اتفاق ہے۔ اعتراض صرف موجودہ قرآن کی نسخ پر ہے۔

ہمارے مولوی صاحب نے نسخ کے متعلق چند آیتیں پیش کی ہیں اور قرآن میں نسخ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مگر افسوس کہ آپ صرف مفسرین کے اقوال کے مؤید ہیں۔ حالانکہ تفاسیر زمانۂ قدیم سے حال تک زمانہ اور تمدن کے لحاظ سے مختلف رنگوں میں لکھی گئیں اور لکھی جاتی ہیں۔ مفسر کی رائے اُنکی ذاتی رائے ہوتی ہے۔ اسکی رائے کی پابندی کوئی لازمی نہیں۔ آپ نے علامہ شوکانی کے ارشاد کی اپنی دلیل میں بھرمار کی ہے۔ متعدد تفسیروں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نئے اور پُرانے مفسرین کا نسخ کے متعلق اتحاد واتفاق نہیں۔ اور نسخ کے معنے بھی بر پیچ بیان کئے ہیں۔

عبدالرحمٰن بن محمد الدمشقی نے ۴۳ سورتوں کو ناسخ اور منسوخ سے پاک ہونا لکھا ہے۔ ۴۳ سورتیں منسوخ لکھی ہیں۔ اور ۲۰ سورتوں میں ناسخ منسوخ دونوں ہونا لکھا ہے۔ اسکے بعد سب سورتوں کا نام لکھا ہے گویا ان کے نزدیک کل کلام مجید میں صرف ۷۱ سورتیں قابل عمل ہیں اور ۴۳ سورتیں ناقابل۔ گویا آپ نے قرآن مجید کے نصف حصہ کو بیکار قرار دیدیا۔

امام جلال الدین سیوطی اتقان کے باب ۴۷ نوع میں فرماتے ہیں۔ ۴۳ سورتوں میں نہ کوئی ناسخ ہے نہ منسوخ۔ ۲۵ سورتوں میں ناسخ ومنسوخ دونوں موجود ہیں۔ اور ۶ سورتوں میں بعض ناسخ ہیں منسوخ نہیں۔ اس کے بعد لکھتے ہیں کہ کل اکیس آیات منسوخ ہیں۔ پھر خود ہی پانچ آیتوں کی منسوخیت کی احسن دلائل سے تردید کرتے ہیں۔

امام المتاخرین شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنی کتاب فوز الکبیر میں صرف پانچ آیتوں پر اکتفا کیا ہے۔ مولانا عبدالحق صاحب دہلوی مقدمہ تفسیر حقانی صفحہ ۴۲ میں لکھتے ہیں کہ اگر بہت غور سے دیکھا جائے تو پانچ حکموں میں نسخ پایا گیا ہے۔

غرضکہ مفسرین نے اپنی خداداد ذہانت اور اعلےٰ درجہ کی تحقیق سے کام لیکر قرآن کے رموز وحقائق پر جیسے جیسے غائر نظر ڈالی ویسے ویسے منسوخ آیتوں کی تعداد میں کمی ہوتی گئی۔ آخر کمی ہوتے ہوتے صرف دو ایک کی تعداد باقی رہ گئی۔ امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ صرف دو آیتیں منسوخ ہیں۔ محی الدین ابن عربی نے بھی دو ایک آیتوں سے زیادہ کو منسوخ قرار نہیں دیا ہے۔ دیکھئے ہمارے مولوی صاحب کتنی آیتوں کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ امید تو ہیں کہ امام سیوطی کے ہم نوا ہونگے۔ اب متقدمین اور متاخرین نے جو نسخ کے معنے لئے ہیں بیان کرتا ہوں۔

علامہ ابن حزم :- النسخ فی اللغۃ موضوع بازاء معنیین احدھما الزوال علی جھۃ الانعدام والثانی علی جھۃ الانتقال۔

(ترجمہ) نسخ کے لغت میں دو معنے آتے ہیں ایک حکم کو بالکلیہ زائل کرنا دوسرے ایک حکم کی مدت عمل ختم ہوگئی اس کی جگہ دوسرا حکم دینا۔

متاخرین۔ نسخ کے چار معنے آتے ہیں۔

(۱) نقل اُتارنا :- جیسے نسخ الکتاب۔ ایک کتاب سے دوسری کتاب میں نقل کرنا۔

(۲) تحویل :- جیسے تناسخ میراث۔ کیونکہ مورث سے تحویل ہوکر وارث کو پہنچتی ہے۔

(۳) زائل کرنا :- مٹانا۔ قولہ تعالےٰ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان (جو کچھ شیطان نے القا کیا اُسکو اللہ مٹا دیتا ہے)

(۴) تبدیل :- یہی نسخ شرعی ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے اپنے علم قدیم میں ایک حکم کو ایک وقت کیلئے رکھا۔ پھر جب دوسرا وقت آیا تو اُسکو تبدیل کردیا۔ (تفسیر مواہب الرحمٰن)

مولانا عبدالحق صاحب دہلوی دو حکموں میں جو صریح تعارض ہو آخر کو ناسخ اول کو منسوخ کہینگے۔ (مقدمہ تفسیر حقانی) دیگر حضرات نسخ کے اصلی معنے زائل کرنا نقل کرنا۔ اصطلاح [illegible]

نظم

بچو اُس رسمِ بد سے جو ازروئے خبر بدعت

اخی تو ہو کے سُنّی تم نہ چھوڑو گے اگر بدعت
تو محشر میں چکھائیگی تمہیں نار سقر بدعت

نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ اور نیکیاں ساری
مٹاتی ہے بقول حضرت خیر البشر بدعت

گذر ایمان کا اُس خانۂ دل میں نہیں ممکن
معاذ اللہ جس دل میں بنالیتی ہے گھر بدعت

نبی کے بعد اور اصحاب آل و یار کے پیچھے
جو نکلیں دین میں راہیں نئی ہیں سر بسر بدعت

جو ہیں خواہان سنت اُن کے آگے یہ ہی بدتر ہے
مگر نزدیک ہے اہل ضلالت کے شکر بدعت

کسی بدعت کو ہلکی جانکر مت کیجیو پیارو!
قدم کو مسلک سنت سے پھسلاتی ہے ہر بدعت

مسلمانو! ڈرو حق سے بچو رسم جہالت سے
کہ بعد از شرک سب تقصیر سے ہے سخت تر بدعت

غمی ہو یا ہو شادی یا ہو ختنہ یا عقیقہ ہو
بچو اُس رسم بد سے ہے جو ازروئے خبر بدعت

(مرسلہ خاکسار محمد فرزند علی از موضع سوٹھ گاؤں ضلع دربھنگہ)

مدیر :- اہلحدیثوں کو چاہئے ایسی نظمیں اپنے مدارس کے اور اپنے بچوں کو حفظ کرا دیا کریں۔

اثبات التوحید۔ توحید وسنت کی تائید اور شرک وبدعت کی تردید۔ قیمت [illegible] (منیجر اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

دلیل کا دوسری شرعی دلیل پر وارد ہونا کہ مقتضی سابق حکم شرعی کے خلاف ہو۔

مولوی صاحب کے بیان کردہ معنے نسخ۔

رسالہ ابن حزم ۔ قرآنی اصطلاح میں ایک حکم کو عبارت کے باوجود بھی باطل کرنے کا نام نسخ ہے۔

ابن حزم ۔ ایک شئے کو باطل کر کے دوسری کو اسکے قائمقام کرنے کا نام نسخ ہے۔

تفسیر نیشاپوری ۔ هو دفع الحکم الشرعی بدلیل شرعی ۔ (ایک حکم شرعی کو دوسرے حکم متاخر کی دلیل سے اُٹھا لینے کا نام نسخ ہے)

مولانا سید احمد حسن محدث دہلوی تفسیر آیات الاحکام میں لکھتے ۔ اگر ایک حکم کسی آیت کے ذریعہ نازل ہو کر دوسرا حکم ایسا نازل ہو جس سے پہلے حکم پر عمل موقوف ہو جاویں تو ایسے دو حکموں کو ناسخ منسوخ کہتے ہیں۔

غرض اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ جب اب کوئی نیا حکم نازل نہیں ہو سکتا تو اب کونسی تعریف نسخ کی موجودہ قرآن پر عائد ہو سکتی ہے ۔ مولوی صاحب کے معنی سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ عبارت کے رہتے حکم باطل قرار دینا اور اسکا عمل موقوف کرنا لازمی ہے ۔ ناظرین کو ذہن نشین کرانے کیلئے نسخ شرعی کے معنے واضح طور پر یہ ہوئے کہ جب دو آیتوں یا حکموں میں صریح تعارض و تخالف واقع ہو تو ایک آیت کو برقرار رکھکر دوسری آیت کو باطل قرار دینگے اور وہ آیت قابل عمل نہیں رہیگی۔ اس معنے کو جو سب کا خلاصہ ہے ناظرین پیش نظر رکھیں۔

اس کے بعد مولوی صاحب کی پیش کردہ آیت ثبوت میں یہ ہے۔

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سورہ بقر)

"(اے پیغمبر ! ہم) کوئی آیت منسوخ کردیں یا تمہارے ذہن سے اُن کو اُتار دیں تو اس سے بہتر یا ویسے ہی نازل بھی کردیتے ہیں۔ کیا تم کو معلوم نہیں اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"

قرآن میں آیت کے چار معنے آتے ہیں (۱) معجزات (۲) قدرتی نشانیاں جو باری تعالیٰ کی ذات و صفات پر دلالت کرتی ہیں (۳) مطلق نشانی جو اُسکا لغوی معنی ہے (۴) قرآن کا جملہ ۔ منجملہ چار معنوں کے اول ۔ دوم اور سوم

بالاتفاق اکثر علماء کے مقصود نہیں ۔ اب کلام ہے تو صرف چوتھے معنے پر ۔ یعنی جب یہ کلمہ کسی کتاب معہود و معین کے جملوں پر واقع ہو تو اس سے مراد آیات قرآنی ہی ہوتی ہیں ۔ یا جملہ توریت و انجیل و دیگر کتب متقدمہ کی بھی۔

اسی مذکورہ بالا آیت پر نسخ کی بحث کا کل دارومدار ہے ۔ جن جن لوگوں نے نسخ کے متعلق بحث کی ہے اسی اسی آیت کو دلیل میں پیش کیا ہے ۔ اس پر بھی کل مفسرین کا اتفاق نہیں۔

امام فخر الدین رازی کتاب المحصول فی اصول الفقہ در بیان نسخ یہی کہتے ہیں کہ" اس آیت ما ننسخ سے نسخ پر استدلال کرنا ٹھیک نہیں ۔ اسلئے کہ ما کا لفظ اس جگہ بطور شرط و جزا کے ہے ۔ (جسکو اہلحدیث" کے فاضل مدیر نے بھی اپنے ریمارک میں واضح کیا ہے) جیسے کہ تم کہو کہ ما تفعل افعل جو کام تو کریگا میں بھی وہی کرونگا ۔ اسی طرح یہہ آیت بھی حصول نسخ پر دلالت نہیں کرتی ۔ بلکہ اس سے صرف اتنا نکلتا ہے کہ جب کوئی آیت منسوخ ہو تو اُسکے بدلے دوسری آیت جو اس سے اچھی ہو لانی واجب ہے ۔ پس ٹھیک بات یہ ہے کہ نسخ کے ثبوت میں ہم اور آیتوں کو اختیار کریں۔

لہذا امام صاحب نے اسکو دلیل میں لیا ہی نہیں۔

دوسری بات یہ کہ آیت کے لفظ سے کیونکر سمجھ میں آسکتا ہے کہ قرآن ہی کی آیت مراد ہے ۔ توریت و انجیل کی نہیں حالانکہ اسکی شان نزول بتلا رہی ہے کہ اُن یہودیوں سے خطاب ہے جو منکران نسخ تھے اور آنحضرت پر معترض تھے کہ تم شریعت موسوی کے احکام کو تبدیل کر دیتے ہو ۔ اور بعض احکام جو خود دیتے ہو اور پھر چند روز کے بعد ان کو تبدیل کر دیتے ہو ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں ۔ تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ لفظ آیت سے توریت کے بھی بعض احکام مراد ہیں ۔ وقوع نسخ پر جو دوران نبوت واقع ہوئے ہیں اہل اسلام منکر ہیں۔

اعتراض تو صرف یہ ہے کہ بعد تکمیل نبوت و شریعت و ترتیب قرآن مجید کے اب بھی نسخ موجود ہے کہ نہیں ۔ یہ شان نزول سے ثابت نہیں ہوتا۔

اگر بفرض محال یہ بھی مان لیا جائے کہ قرآن ہی کی آیت مراد ہے تو بھی یہ کب لازم آتا ہے کہ قرآن مجید میں

اب بھی منسوخہ آیتیں ہیں ۔ جب حضور انور کے ذہن مبارک سے اُتر گئی اور اُنکی جگہ دوسری ویسے ہی یا اس سے بہتر نازل ہو گئی پھر ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ ایک بھی آیت منسوخ ہے ۔ کیونکہ منسوخہ آیتیں تو ذہن مبارک سے اُتر چکیں ۔ خود اس آیت پر غور کرنے سے صاف پایا جاتا ہے کہ ایک آیت بھی منسوخ نہیں ہوئی ۔ جو آیتیں رسول اکرم کے ذہن مبارک سے فراموش ہو گئی تھیں ویسے ہی یا اُن سے بہتر خدا نے دوسری آیتیں نازل کر دیں[۱] ۔ ظاہر ہے کہ دوبارہ نازل شدہ آیتوں پر لفظ نسخ عائد نہیں ہو سکتا جو آیتیں بھلا دی گئیں وہ تو قرآن مجید میں درج نہیں ہو سکتیں جب وہ نبی کریم کو یاد نہ رہیں تو اور کسی کو کیونکر یاد رہ سکتی ہیں جبکہ خدا کو بھی اسکا یاد رکھوانا منظور نہ تھا ۔ اور اگر بفرض محال یاد بھی رہیں تو جب ان کے مساوی یا اُن سے بہتر دوسری آیتیں نازل ہو گئیں تو پھر قرآن میں اُن کے داخل کرنیکی کیا ضرورت تھی جبکہ یہ ثابت ہے کہ جامع القرآن خود آنحضرت تھے۔

اور ابو بکر صدیق اور زید بن ثابت نے وہی جمع کیا ہوا قرآن حافظوں اور قاریوں سے سُنکر مقابلہ کیا ۔ پھر بھولی ہوئی آیتوں کا داخل کرنا باطل ہوا ۔ ایک شئے جو ذہن سے اُتر چکی ہو ۔ ایک شئے جسکے مساوی یا اس سے بہتر دوسری آچکی ہو، پھر یاد آنے پر بھی اسکا داخل کرنا غیر ضروری ہے۔

اسکی سب سے بڑی دلیل آیت رجم جسکی نسبت حضرت عمرؓ کو قرآنی آیت ہونیکا یقین تھا اور اُسکا حکم بھی باقی ہے صرف منسوخ التلاوت ہونیکی بناء پر داخل قرآن نہیں کی گئی ۔ اور ہمارے مولوی صاحب نے بھی بڑے دعوے سے اسکا قرآنی آیت ہونا لکھا ہے ۔ مگر افسوس کہ یہ ثبوت ہوتے ہوئے بھی یہ آیت قرآن میں جگہ نہ پاسکی چہ جائیکہ منسوخ الحکم داخل کیجاتیں ۔ اور بھی بہت سی آیتیں منسوخہ مفسرین و محدثین نے بیان کی ہیں ۔ اور مولوی صاحب نے بھی لکھا ہے ۔ اور میں بھی آئندہ اسکو وضاحت سے لکھونگا ۔ ان میں سے ایک بھی جس میں منسوخ ہونے کا شبہہ ہوا قرآن میں داخل نہ کی گئی ۔ بہر حال آیت مذکورہ کا کچھ ہی مطلب یہاں لیا جائے اس سے کسی طرح یہ ثابت نہیں ہوتا کہ قرآن مجید میں اب بھی نسخ موجود ہے۔ (باقی دارد)

(مولوی نواب محمد تفضل حسین ۔ ارگیا)

[۱] وہ تو منسہا کا بدل ہو [illegible]

AsliAhleSunnet.com

[illegible]

حکومت نجد

اور

حجاز کانفرنس (لکھنؤ)

جب سے عرب پر حکومت نجد نے قبضہ کیا۔ اور سلطان ابن سعود کے نام کا سکہ جاری ہوا اسوقت سے قبہ پسند اور آزاد خیال لوگوں کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگے۔ ابن سعود (ایدہ اللہ) کی مخالفت میں تمام تر کوشش صرف کردی گئی کہ انجمنیں بنیں۔ جلسے ہوئے۔ لکچر ہوئے۔ لعنت کے ابواب کھل گئے۔ مساجد و معابد میں بددعائیں کی گئیں۔ مجلس عزا قائم ہوئی آٹھ آٹھ آنسو بہائے گئے۔ تضرع وزاری (بے اثر) کی گئی۔ طرح طرح کے بے جا الزامات سے مسلمانوں کو برانگیختہ کیا گیا۔ رضاکاران کی فوجیں تیار ہوئیں۔ غیروں (حکومت برطانیہ وغیرہ) کے دروازوں پر جبیں سائی کی گئی۔ الغرض ایک طوفان دکھلا برپا ہوا۔ لکھنؤ میں حجاز کانفرنس قائم ہوئی جسکے ارکان تقریباً ایسے لوگ تھے جنکی نگاہ میں قبوں اور شہیدوں کے سوا کسی چیز کی عزت نہیں۔ اور جمعیۃ العلماء وارکان خلافت وعلماء اہلحدیث و دیو بندی برطرف رہے۔ ہاں البتہ اس گروہ کو جو خلفاء راشدین کا بدگو ہے (یعنی حضرات شیعہ) وہ بکثرت شریک ہوئے۔ کیوں دوستو! سچ بتلاؤ کیا مولوی سبط حسن ومجتہد ناصر حسین شیعان جمعیۃ العلماء وعلماء اہلحدیث وغیرہ سے زیادہ ہمدرد اسلام ہیں اور مسلمانوں کے بڑے خیرخواہ ہیں؟

سبحان اللہ! یہ ہیں آپ کے جذبات۔ سابق شریف مکہ نے ظلم کیا ستم کیا جوار رسول اللہ صلعم کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں۔ مہمانان رسول اللہ صلعم کو مدینہ طیبہ سے دربدر کیا۔ دن رات قتل وغارت کا بازار گرم رہتا تھا۔ لوٹ کھسوٹ ہروقت جاری رہتی تھی۔ حجاج کو بے طرح تکالیف کا سامنا تھا۔ جان ومال خطرہ میں تھا۔ الغرض اسکا زمانہ ایک ظلم کا زمانہ تھا۔ لیکن شاباش مسلمانو اور آفریں آپ کے جذبات کو۔ اس کے لئے نہ ابواب تکفیر کھلے نہ جلسے ہوئے نہ کانفرنس ہوئی نہ کسی قسم کا کوئی شور وشغب ہوا۔ اور نہ کسی کے جذبات کو ٹھیس لگی۔ لگی تو ایک صاحب حق پر اس کی لگی کیوں نہ لگے الحق مُرٌّ۔ اور کڑوا کڑوا تھو تھو اور میٹھا میٹھا گپ گپ۔

کسی شریک ورکن کانفرنس میں اتنی ہمت ہے کہ وہ تمام تجاویز کو صحیح ثابت کرے۔ اگر ہے تو بتلادے کہ کہاں مساجد اللہ کا انہدام ہوا؟ تفاسیر وقرآن شریف وکتب فقہ کس نے جلائے اور کہاں تلف ہوئیں؟ اور بزرگان وپیشوایان دین کی تذلیل کس نے کی؟ حجاج کا ادائیگی مناسک ودیگر عبادات میں کون مزاحم ہوا؟ اور نجدی کب فرق اسلامیہ کو کافر ومشرک کہتے ہیں؟ اور قتل عام ومستورات کی عصمت دری کس نے کی؟ (لعنۃ اللہ علی الکاذبین)۔

میں علی برادران سے (جو کانفرنس میں شریک تھے) بقسم پوچھتا ہوں کیا مذکورہ بالا امور صحیح ہیں ورنہ آپ کیوں خاموش رہے۔ اور کیوں نہیں تردید کی۔ آہ! کس قدر افسوس ہے کہ ایک مسلمہ لیڈر موتمر مکہ میں بات بات پر جا وبیجا اعتراض کرتا ہے۔ آج وہی موتمر بلند یعنی حجاز کانفرنس میں شریک ہوکر سراپا جھوٹی تجویزوں کو سنتا ہے مگر سر پر جوں تک نہیں رینگتی۔ بلکہ بسر وچشم تسلیم کرتا ہے افسوس یہ بھی مسلمانوں کی تباہی کی علامت ہے کہ ان کے رہنما ورہبر جھوٹوں کے بازار میں جاتے ہیں اور حق گوئی معیوب سمجھتے ہیں۔

اگر التواءحج سے (بالفرض) کچھ نقصان ہوگا تو کیا ابن سعود (ایدہ اللہ بنصرہ) کا یا ان لوگوں کا جو سرکار مدینہ کے مہمانان اور باشندگان ہیں جس کا بار عذاب مانعین حج کی گردن پر ہوگا۔ مسلمانو! ابن سعود کی ہستی معصوم نہیں۔ فرشتہ نہیں بلکہ ایک انسان ہے جو مجموعہ حسنات وسیئات ہے۔ اسلئے اگر اس میں تعصب وتشدد وبددینی ہے تو اس کو بطریق فرمودۂ قرآن کریم اصلاح کرو۔ اپنے علماء مبلغین بھیجو تاکہ ان کی حالت بتدریج تبدیل کریں۔ لڑو نہیں کیونکہ تخریب سے اصلاح بہتر ہے۔ ورنہ فتفشلوا وتذھب ریحکم۔ اسلئے وہ طریقہ اختیار کرو کہ جس سے تمہارا مدعا حاصل ہو اسلام محفوظ رہے۔ نفاق وشقاق مت پیدا کرو ؎

مزا جب ہے رہیں گر ہم دو قالب ایک جاں ہوکر
اگر روٹھے کوئی اس کو منالیں مہرباں ہوکر
سکھایا ہے ہمیں اسلام نے یہ کس وضاحت سے
کہ مسلم سب رہیں آپس میں یکدل یکزباں ہوکر
تماشا کرکے چھوڑا ہم کو آپس کی خصومت نے
امنگیں دل کی دل ہی میں رہیں درد نہاں ہوکر
وظیفہ آجکل یہ ہوگیا ہے قوم کا اپنی
بگڑنا۔ بولنا۔ لڑنا۔ جھگڑنا بدزباں ہوکر

فقط والسلام۔ مسلمانوں کا خیرخواہ۔

(نور محمد خان غفرلہ مدرس مدرسہ عزیزیہ راجپورہ ریاست پٹیالہ)

اہلحدیث مکی سرکاری اخبار "ام القریٰ" نے التواءحج کی تجویز کا ایک جواب دیا ہے اور خوب دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ہم نجدیوں کو بھوک سے تم قتل نہیں کرسکتے نہ مغلوب کرسکتے ہو۔ ہمارا قتل کرنا اور مغلوب کرنا ہے تو قرآن یا حدیث یا سلف صالحین کا عمل ہمارے سامنے پیش کرو تو بس ہم اُنکے سامنے مغلوب ہیں۔

التواءحج کی تجویز کیا چیز ہے۔ ہمارے پنجاب میں ایک پرانا دیہاتی قصہ مشہور ہے کہ ایک بچہ دیوار کی منڈیر پر کھڑا ہوکر ماں کو ڈراتا تھا کہ پیسہ دے ورنہ میں دیوار پر سے کود پڑونگا۔ وہ منتیں کرتی تھی کہ ایسا نہ کرنا۔ اتنے میں باپ آگیا اُس نے دیکھا کہ یہ ماں کو نرم مزاج جانکر ڈراتا ہے للکار کر کہا "کود تو سہی میں دیکھوں کیسے کودتا ہے" بس اتنا سنتے ہی سیدھا ہوگیا۔

ٹھیک یہی کیفیت ہم ہندوستانیوں کی ہے سلطان ابن سعود بھی ہماری عادتوں سے واقف ہوگیا ہے وہ بھی ماں کی طرح نرم نہیں بلکہ باپ کی طرح سخت بنکر دکھائیگا۔ تو ہمارے سارے توہمات دور ہوکر سیدھے ہوجائینگے۔

جماعت اہلحدیث کی ضروریات

اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۶۔ نومبر ۱۹۲۶ء میں ایک مضمون زیر عنوان "قابل توجہ اعیان اہلحدیث" شائع ہوا تھا۔ اس مضمون میں جن واقعات کو حضرت مولانا سردار اہلحدیث مدظلہ العالی نے تحریر فرمایا ہے ایک ادنیٰ شخص بھی جسکو ذرہ بھی قومی درد ہوگا دیکھکر بے چین اور پریشان ہوجائیگا اور قوم کی بدقسمتی پر چار آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔

مگر افسوس [illegible]

AsliAhleSunnet.com

دیکھنے اور سننے کے بھی ہم ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ اے جماعت کے اعیان بزرگو! اگر آپ کی عدم توجہی کی یہی حالت رہی اور یہی لیل ونہار رہا تو (خدا نخواستہ) اس سے بھی بُرے دن دیکھنے پڑینگے۔ اور اس وقت سوائے کف افسوس ملنے کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔

خدارا اپنی ذمہ داری کا خیال فرماتے ہوئے جماعت کے ڈوبتے ہوئے بیڑے کو گرداب ہلاکت سے بچائیں اور للہ جماعت کو راہ تنزل سے ہٹا کر جادۂ ترقی پر لگائیں ابھی وقت ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ حضرات کی عدم توجہی عین اعداء اور اُن کا دست وبازو بنجائے۔ اور وہ دل کھولکر اس غریب جماعت پر حملہ آور ہو جائیں۔ اور بزرگان اسلاف کی ساری کوششیں چشم زدن میں نذر اعداء ہو جائیں۔

لیجئے میں آپ کو اپنے یہاں کی تھوڑی سی حالت سناتا ہوں۔ ہمارے قصبہ مئو میں جو ایک زمانہ سے علم کا مرکز بنا ہوا ہے ایک زمانہ سے بدعت کا نام ونشان نہ تھا۔ صرف دیوبندی حنفی اور اہل حدیث تھے اور برابر اہلحدیث کے افراد بڑھتے ہی رہے۔ لیکن ہماری کرتوتوں اور علماء کرام کی عدم توجہی کا یہ نتیجہ ہوا کہ چند روز سے اسی قصبہ میں ترقی تو کجا ایسے افراد پیدا ہو گئے جو نہ صرف ہماری ترقی کیلئے سد راہ ہیں بلکہ فتنۂ بدعت کے پھیلانے میں نہایت سرگرم ہیں۔ اگر ہماری یہی حالت رہی تو کیا یہ ممکن نہیں کہ افراد اہلحدیث میں نمایاں کمی ہونے لگے۔

خیر یہ تو اس مقام کا واقعہ ہے جہاں بفضلہ تعالےٰ علماء اور سرگرم ممبران اہلحدیث موجود ہیں۔ ان بزرگوں کی تھوڑی سی توجہ سے اغیار کی ساری فتنہ انگیزیاں کافور ہو جائینگی لیکن جہاں کہیں یہ غریب جماعت بے دست وپا کس مپرسی کی حالت میں اغیار کی شکار ہو رہی اور علماء اور بہی خواہان اہلحدیث کی توجہ کی محتاج ہے۔ اگر یہی لیل ونہار رہا تو یقیناً چند روز میں ان کا نام ونشان مٹ جائیگا۔ جیسا کہ مولانا موصوف کی تحریر شاہد ہے۔ لہٰذا ایسی حالت میں تمام جگہ کی جماعت اہلحدیث پر مجموعی حیثیت سے اعیان اہلحدیث کو توجہ مبذول فرمانے کی ضرورت ہے۔ ہاں یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ ضرورت تو سبھی کو محسوس ہو رہی ہے لیکن طریقہ عمل کیا ہے۔

اس کے جواب میں صرف اتنا کہدینا کافی سمجھتا ہوں کہ ہمارے مکرم بزرگ جناب مولانا ابو محمد عبدالقادر صاحب جگر دھرپوری نے جو صورت تجویز فرمائی ہے اور وہ ۲۶ - نومبر ۲۶ء کے اہلحدیث میں شائع بھی ہو چکی ہے بہترین صورت ہے۔ غالباً قوم کی ترقی کے لئے اس سے بڑھکر اور کوئی تدبیر نہیں ہو سکتی۔ اگر کارکنان کانفرنس ودیگر اعیان بزرگ اس تجویز پر عمل پیرا ہو جائیں تو غالباً جماعت اہلحدیث ترقی کے اعلےٰ معراج پر پہنچ جائیگی۔ ہاں وفد کے دورہ کرنے کے متعلق میری ایک ذاتی رائے یہ ہے کہ ہر صوبہ کیلئے علیحدہ علیحدہ وفود کا تقرر ہو۔ اور ہر وفد کے ہمراہ سردار اہلحدیث یا مولانا سیالکوٹی مدظلہما العالی کا رہنا ضروری قرار دیا جائے۔ گو ان دونوں بزرگوں کو بیحد تکلیف کا سامنا ہوگا۔ مگر میری ناقص سمجھ میں موصوفین کی شخصیت کا لحاظ کرتے ہوئے یہ صورت وفود کی کامیابی کی صورت معلوم ہو رہی ہے۔ آئندہ بزرگان قوم کی جیسی رائے ہو۔

ایک اور گذارش

میرے خیال میں وفد کی شمولیت کا مسئلہ علماء کرام کی ذاتی رائے پر موقوف نہ رکھا جائے بلکہ مشاہیر علماء اہل حدیث اور دیگر بزرگان قوم کو تو شمولیت وفد پر مجبور کیا جائے۔ جن کے اسمائے گرامی مولانا ابو محمد عبدالقادر صاحب جگر دھرپوری نے تحریر فرمائے ہیں۔ ان بزرگوں کے علاوہ دوسرے بزرگان قوم البتہ بموجب ارشاد حضرت مولانا سردار اہلحدیث وفد میں شامل ہو کر کام کرنے کی اطلاع دیں۔ اس کام کو بہت جلد ہو نا چاہئے۔ اس میں تاخیر کی گنجائش نہیں۔ فقط والسلام

ابو المرتضیٰ عصمت اللہ
مدرس مدرسہ فیض عام
مئو ضلع اعظم گڈھ

چھوڑ دینا کب روا ہے سُنّتِ خیر الورا

مطلعِ نورِ ہدیٰ ہے سنتِ خیر الورا
مشعلِ راہِ خدا ہے سنتِ خیر الورا

اصلِ دینِ کبریا ہے سنتِ خیر الورا
مغزِ شرعِ مصطفیٰ ہے سنتِ خیر الورا

بوستانِ دینِ حق میں گلشنِ اسلام میں
غنچۂ راحت فزا ہے سنتِ خیر الورا

پیروِ سنت کی نسیان وخطا کے واسطے
شافعِ روزِ جزا ہے سنتِ خیر الورا

پیرہنؑ صدری عمامہ سے نہیں پرہیزگار
اہل تقویٰ کا قبا ہے سنتِ خیر الورا

اہل سنت کو کسی کے قول پر کرکے نظر
چھوڑ دینا کب روا ہے سنتِ خیر الورا

کیا بُرائی تھی ترے حق میں بتا اے بدعتی!
چھوڑ جو تو نے دیا ہے سنتِ خیر الورا

بدعتی کا کسطرح مقبول ہو صوم وصلوٰۃ
ہر عبادت کا سرا ہے سنتِ خیر الورا

اے برادر! دینداری ہے اُسی کی معتبر
جو سدا کرتا ادا ہے سنتِ خیر الورا

سب کو بس کافی ہیں دو ہادی ہدایت کیلئے
ایک قرآن دوسرا ہے سنتِ خیر الورا

روگ ہیں بدعت کے ہیں جو لوگ اُنکی واسطے
نسخۂ شافی دوا ہے سنتِ خیر الورا

جسطرح توحید ہے حُبِّ آلٰہی کا نشاں
حب نبویؐ کا پتا ہے سنتِ خیر الورا

(مرسلہ خاکسار محمد فرزند علی از موضع سوٹھ گاؤں ضلع دربھنگہ)

مدیر

شرکت کے متعلق آپ نے اپنی بابت کچھ نہ لکھا۔ باقی اصل مضمون میں تائید مشکور ہے اس دورہ میں جو صاحب جو کام کرنا اپنے ذمہ لینا چاہیں وہ جلدی جلدی اطلاع دیں۔ تو اُن کی مہربانی اور دوسروں کو رغبت ہونے سے مزید شکریہ کی موجب ہوگی۔

خط وکتابت کے وقت نمبر خریداری ضرور لکھا کریں ملحوظ
(مینیجر)

AsliAhleSunnet.com

ملکی مطلع

امرتسر میں صفائی کا انتظام
برائے معائنہ سنٹری انسپکٹر

گذشتہ ہفتہ امرتسر میں صفائی پر بڑی توجہ ہی جدھر دیکھو عملہ صفائی کام کر رہا ہے اور شب و روز اس کام میں منہمک ہے۔ معلوم ہوا کہ صاحب سنٹری انسپکٹر شہر کا معائنہ کرنے آوینگے۔

صاحب سنٹری انسپکٹر ایسی حالت میں شہر کا معائنہ کرکے ممکن ہے کہ کسی شکایت کو صحیح سمجھیں؟ جبکہ وہ بچشم خود ملاحظہ کر چکے ہونگے کہ شہر میں صفائی بہت عمدہ ہے۔ لیکن واقعہ اسکے برخلاف ہے شہر میں صفائی برائے نام ہے۔ افسروں کے دکھانے کیلئے سب کچھ کیا جاتا ہے۔ ورنہ اہل شہر کیلئے کچھ بھی نہیں

ہم نے اہلحدیث مورخہ ۱۰ دسمبر میں لکھا تھا کہ صاحب صدر کمیٹی کسی غیر مقررہ وقت میں چپکے سے ہمیں ساتھ لیکر چلیں ہم اُن کو شہر کی بدترین حالت کا معائنہ کرائیں۔ صدر صاحب نے تو ہماری تجویز کو نہیں سُنا۔

سنٹری انسپکٹر صاحب کو ہم توجہ دلاتے ہیں کہ شہر کی صفائی کی جو اہل شہر کو شکایت ہے وہ آپ کو نہ کوئی اہلکار بتادیگا نہ کوئی ممبر۔ وہ بتادیگا تو وہی بتادیگا جو بے غرض اور باخبر ہوگا۔ اسلئے آپ کسی روز بے خبری میں آویں اور ہم کو ساتھ لیکر شہر کا دورہ کریں تو آپ کو معلوم ہو کہ شہر امرتسر میں صفائی کا کیا حال ہے۔ بھلا اسطرح آپ کو کیا معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ نے اپنے دورہ کا پروگرام شائع کر دیا عملہ صفائی نے ساری کوشش سے خاص خاص بازاروں اور چند مقاموں کو صاف کر دیا۔ وہ بھی خاص آپ کے معائنہ کے لئے۔ تو اس سے کیا ہو سکتا ہے

ادارۃ الحج

مؤتمر مکہ میں ایک تجویز میری تحریک سے ادارۃ الحج کی پاس ہوئی تھی جس کی سکیم مکی اخبار ام القریٰ مورخہ ۱۳ جمادی الاولےٰ مطابق ۱۹ نومبر میں مفصل چھپ گئی ہے۔ جس میں حاجیوں کے معلموں اور مشائخ وغیرہ کے تمام فرائض اور حاجیوں کے آرام اور آسائش کے جملہ مراتب لکھے گئے ہیں۔ یہانتک کہ حاجیوں کے سکونتی مکانوں میں مقررہ تعداد سے زیادہ نہ بسائے جائیں۔ جس سے حاجیوں کو تکلیف ہو۔ اسی طرح تمام قسم کے سرکاری اخراجات کرائے اور ٹیکس وغیرہ مقرر کئے گئے ہیں۔

جلالۃ الملک کی حکومت سے امید ہے کہ اس دفعہ شکایت کا کوئی موقع نہ رہیگا

گذشتہ حج میں منےٰ کے اندر پیدل چلنے والوں اور اونٹوں پر چلنے والوں میں جو اختلاط اور میل تکلیف دہ ہوتا تھا اُس کا انتظام بھی ہونا چاہئے۔ دو راستے پیدل آنے جانے والوں کیلئے اور دو ہی راستے اونٹوں اور دیگر سواریوں پر آنے جانے والوں کیلئے ہوں۔ ان راستوں میں حد فاصل بڑی مضبوط ہو۔

عظمۃ السلطان کی حکومت سے یہ بھی امید ہے کہ ادارۃ الحج کے ماتحت عدالتیں بنادینگے جن میں کوئی دادخواہ جس پر ظلم۔ زیادتی از قسم سرقہ وغیرہ ہوئی ہو وہ براہ راست حاکم مجاز کے سامنے جاکر بزبان خود فریاد کرے۔ حاکم کے پاس ہر زبان کے مترجم موجود رہیں۔

جلالۃ الملک سے یہ بھی امید ہے کہ ہر زبان میں اشتہار شائع کر دینگے کہ جس حاجی کو کوئی تکلیف ہو وہ ادارۃ الحج میں جاکر اپنا حال بیان کرے۔

خاص قابل توجہ جلالۃ الملک گذشتہ حج میں ہم نے دیکھا کہ بہت لوگوں کے مال حرم شریف میں چرائے گئے اور چور پکڑے بھی گئے مگر حجاج کے سامنے اُن کو سزائیں نہیں ملیں۔ میں نے جلالۃ الملک کو توجہ دلائی تھی کہ اگر چوروں کو شرعی سزا ملتی تو امن [illegible]

بھی ہوتی۔ پھر مجھے خیال ہوا کہ شاید قوانین بین الاقوام اس سے مانع ہوں کہ رعایا غیر کو سزا دیجائے میں نے یہ سوال قاضی القضاۃ شیخ عبداللہ بن بلیہد کی خدمت میں پیش کیا تو اُنہوں نے کہا مجھے تو کوئی مانع معلوم نہیں۔ میں نے کہا چوروں سے کیا برتاؤ کیا گیا۔ بولے ھم محبوسون (وہ ابھی تک حوالات میں بند ہیں)

ام القریٰ اور محکمہ مخابرہ مکہ سے امید ہے کہ اہلحدیث کی یہ مخلصانہ تحریر ترجمہ کرکے جلالۃ الملک کی خدمت میں پیش کر دینگے۔ والسلام۔

ما علینا الا البلاغ واللہ ولی التوفیق۔

دہلی میں مصنوعی جنگ
اصلی جنگ کا خطرہ

آجکل دہلی میں مصنوعی جنگ ہو رہی ہے جس سے اصلی جنگ کا خطرہ بلکہ گمان قریب آگیا ہے۔

اس جنگ سے مراد وہ مخالفت ہے جو جناب حاجی محمد علی صاحب اور خواجہ حسن نظامی صاحب کے درمیان میدان قرطاس میں ہو رہی ہے جو اپنی حد سے بہت آگے بڑھ گئی ہے۔ اب تو بالکل ایک دوسرے کی آبروریزی اور ہتک عزت تک جا پہنچے ہیں۔ یہ جنگ اگر اپنی حد تک رہتی اور دو ہی شخصوں میں سمجھی جاتی تو مسلمانوں کو گو رنج ہوتا مگر اتنا نہ ہوتا جو صورت موجودہ میں ہو رہا ہے۔ کیونکہ موجودہ صورت میں جنگ کے شعلے دو شخصوں سے گذر کر دو جماعتوں تک پہنچ گئے ہیں یعنی پورا وہ نقشہ پیدا ہوگیا ہے جو قرآن مجید میں یوں ذکر کیا گیا ہے۔

اِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا

(اگر مسلمانوں کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں)

تو اس موقعہ پر مسلمانوں [illegible] صاحب از مسلمانوں کو خاص تاکیدی حکم سے مامور فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ

فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا

(اُن دو لڑاکے فریقوں میں اصلاح کراؤ)

یہ فرمان خداوندی متعلق تمدن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس حکم پر اگر عمل ہو تو لڑائی دیر تک قائم نہیں رہ سکتی تعجب ہے کہ دول یورپ نے اس حکم پر عمل کر کے [illegible]

AsliAhleSunnet.com

خواجہ حالی مرحوم نے سچ کہا ہے ؎

شریعت کے جو ہم نے پیمان توڑے
وہ لیجا کے سب اہل مغرب نے جوڑے

آج اہلحدیثان پنجاب میں جو نزاع عرصہ دراز سے جاری ہے جس کو غزنوی نزاع کہا جاتا ہے اس میں بھی غیر فریقین اپنی پوری طاقت سے مداخلت کرکے اصلاح کرنا چاہتے تو مدت کی ختم ہو گئی ہوتی۔

ہاں یہ ممکن ہے کہ حالت جنگ میں کوئی فریق رو بصلح نہ آئے اور اپنی طاقت کے گھمنڈ میں فساد کو جاری رکھے تو عالم الغیب خدا نے اس صورت میں ایک خاص حکم دیا ہے۔ وہ یہ ہے

فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ۔

"یعنی جو فریق صلح صفائی نہ پسند کرے بلکہ بغاوت ہی اختیار کرے تو تم مصلحین سارے اس کا مقابلہ کرو (دیکھو پھر کسطرح سیدھا ہوتا ہے)" صدق اللہ۔

یہ ہے طریق اصلاح جو مسلمانوں کی اصلاحی، مذہبی، دینی، اور الٰہی کتاب قرآن مجید میں سکھائی گئی ہے۔ اب اس جنگ میں دہلوی ہو یا غزنوی۔ مصلحین دو حیثیتیں رکھتے ہیں۔ ایک تو ذاتی۔ دوسری جماعتی۔ ذاتی سے مراد یہ ہے کہ بیرونجات سے مصلحین ان دونوں فریقوں کو خطوط لکھیں۔ جس مضمون کا خط میں نے لکھا جو درج ذیل ہے۔

"بخدمت مولانا حاجی صاحب خواجہ حسن نظامی صاحب السلام علیکم۔ میں بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے آپ دونوں صاحبوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ دونوں صاحبوں نے حق تبلیغ ادا کر دیا۔ خدا کیلئے، اسلام کی عزت کیلئے، مسلمانوں کی ناموس کیلئے اب دونوں صاحب ایک دوسرے کے خلاف کہنے سے چپ ہو جائیں۔ ہم اہل اسلام پر آپ دونوں صاحبوں کا احسان ہوگا۔ ان اللہ یحب المحسنین۔

فریق ثانی کو بھی لکھا گیا۔

ثناء اللہ ۔ ۱۴ / ۱۲ / ۲۶ء

جماعتی اصلاح حقیقت میں یہی کارآمد اور مفید بھی ہو سکتی ہے جس کی صورت بالکل آسان ہے کہ دہلی کے چند شرفاء جمع ہو کر فریقین کی خدمت میں حاضر ہوں اور صرف اتنی عرض کریں کہ خدا کے لئے اس جنگ کو بند کریں۔" بغیر منظور کرائے ہٹے نہیں۔ ممکن ہے کہ فریقین یا کوئی فریق اپنی بے قصوری اور فریق ثانی کی پر قصوری بیان کرے تو جواب یہی ہونا چاہئے کہ سردست ہم صرف یہ عرض کرنے آئے ہیں کہ یہ توتو میں میں بند کر دیئے۔ اسکے بعد فریقین اگر ہم سے فیصلہ کرانا چاہینگے تو ہم کر دینگے۔

خاص گذارش میں کر سکتا ہوں کہ اس خدمت یعنی وفد مرتب کرنے کیلئے جناب مسیح الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب اور مولانا نواب مرزا ظہیر الدین صاحب اور جناب حافظ حاجی عبد الغفار صاحب (آف حاجی علیجان) کو تکلیف دوں۔ واللہ ولی التوفیق۔

انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ
کا
بارھواں سال اور نیا انتخاب

الحمد للہ کہ انجمن اہلحدیث گوجرانوالہ اپنی عمر کے گیارہ سال پورے کرکے بارھویں سال میں قدم رکھتی ہے۔ اس عرصہ میں انجمن نے مختلف اوقات میں حسب وسعت دین الٰہی کی خدمات کرکے اپنے فرائض بجالانے کی کوشش کی۔

آریہ سماج اور عیسائی صاحبان سے متعدد بار مباحثات کئے۔ جماعت مرزائیہ اور اہل قران سے کئی دفعہ تبادلہ خیالات ہوا۔ اپنے قریبی برادران احناف سے بھی کئی ایک مسائل پر تحریری۔ تقریری گفتگو رہی۔ تبلیغی اشتہارات اور رسائل کی صورت میں بھی اپنے فرائض کو ادا کرتی رہی۔

ہر اسلامی فنڈ میں ہر ممکن کوشش کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ مثلاً موپلا فنڈ، خلافت فنڈ، حجاز فنڈ، فتنہ ارتداد، جمعیۃ دعوت و تبلیغ اسلام لاہور، جمعیۃ مرکزیہ تبلیغ اسلام انبالہ، مدرسہ دیوبند کی تعمیر دار الحدیث، آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس، حافظ آباد، قلعہ دیدار سنگھ، موضع نت کلاں ضلع گوجرانوالہ کی تعمیر مساجد میں ہمت سے زیادہ چندہ دیا۔ اور دلایا۔

علاوہ ازیں عرصہ چھ سال سے ایک مدرسہ عربیہ جاری کر رکھا ہے۔ جس کا ماہوار خرچ اوسطاً ڈیڑھ سو روپیہ کے قریب ہے۔ اور کچھ عرصہ سے مدرسہ ہذا نے مولانا الحاج حافظ محمد صاحب سابق مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی کی خدمات حاصل کر رکھی ہیں۔ مدرسہ کے طلباء کی ضروریات کی انجمن کفیل ہے۔

سالہائے گذشتہ کی کارروائی پر نظر ڈالتے ہوئے اور انجمن کی معتدبہ ترقی کو ملحوظ رکھتے ہوئے ضروری تھا کہ اب نئے احباب کو بھی اس کام میں حصہ لینے کا موقع دیا جائے۔ چنانچہ ۳ دسمبر ۱۹۲۶ء کو بارھویں سال کیلئے اراکین انجمن نے مفصلہ ذیل حضرات کے نام بطور رکن مجلس منتظمہ اور عہدہ داران کا انتخاب کیا۔ وھو ھذا۔

(۱) حکیم مولوی عبد الرحیم صاحب قاضی صدر یا امیر جماعت۔
(۲) حاجی مستری محمد عبد اللہ صاحب رئیس اعظم نائب۔
(۳) مہر محمد وزیر صاحب آڑھتی سبزی ״
(۴) منشی غلام محمد ڈار ناظم
(۵) میاں عبد المجید صاحب نائب ناظم
(۶) بابو بشیر الدین صاحب ״ ״
(۷) بابو احمد الدین صاحب محاسب اعلےٰ
(۸) ماسٹر کریم بخش صاحب مدرس محاسب دوم۔
(۹) حافظ محمد عمر صاحب رکن انتظامیہ
(۱۰) مولوی محمد عبد اللہ صاحب حکیم ״ ״
(۱۱) میاں فضل محمد صاحب ״ ״
(۱۲) میاں نظام الدین صاحب صراف ״ ״
(۱۳) مستری احمد الدین صاحب ״ ״
(۱۴) صوفی عمر الدین صاحب ״ ״
(۱۵) مستری غلام علی صاحب ״ ״
(۱۶) مستری غلام نبی صاحب ״ ״
(۱۷) حاجی نظام الدین صاحب ״ ״
(۱۸) حاجی محمد علی صاحب ״ ״
(۱۹) مستری فضل الٰہی صاحب ٹھیکہ دار ״ ״
(۲۰) مستری مولا بخش صاحب ״ ״
(۲۱) مستری الہ بخش صاحب

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

قواعد ڈاک اخبار اہلحدیث کی خریداری یا شکایت یا کوئی اور انتظامی امر کی بابت جو خط ہو اُس پر منیجر اہلحدیث لکھا ہو۔ مضامین پر مدیر یا اڈیٹر لکھا ہو۔ فتوے کی بابت ہو تو مفتی مرقوم ہو۔ خاص میری ذات سے متعلق ہو تو میرا نام لکھا ہو۔ (ابوالوفاء)

بہی خواہان اہلحدیث عرصہ سے بے پرواہ ہو رہے ہیں اشاعت اخبار پر متوجہ نہیں۔ اسلئے ان کو یاد دلایا جاتا ہے کہ اہلحدیث کی اشاعت پر توجہ کریں۔

جلسہ مرزائیاں قادیان کے منتظم نے ہم سے خیر کی امید رکھتے ہوئے جلسہ کا اشتہار بھیجا ہے۔ اسلئے ہم اُن کی رجاء خیر کے موافق اعلان کرتے ہیں کہ قادیانی مرزائیوں کا جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ہوگا۔ اور خلیفہ قادیان کی تقریر ۲۷/۲۸ کو بعد دوپہر ہوگی۔

طوفان بے تمیزی مفتریان اور مرجفون بھی عجب کمال رکھتے ہیں۔ ابھی سفر حج ہی میں تھا کہ میری بابت مختلف افواہیں یہاں اڑ چکی تھیں جن سب کو خدا نے جھوٹا ثابت کیا۔ للہ الحمد۔ اب چند دنوں سے میرے دوستوں کو ظالموں نے نئی پریشانی میں مبتلا کیا۔ وزیرآباد سے ملک ہدایت اللہ ناظم انجمن اہلحدیث آئے کہ وہاں پریشان کن خبر پہنچی ہے۔ نظام آباد سے خط آیا۔ ضلع گجرات سے آیا۔ ان سب کا مضمون یہ تھا کہ چھانگوٹ اور قصور میں آپکو دشمنوں سے ... تکلیف پہنچی ہے۔ ممکن ہے کہ اور علاقہ میں بھی اس خبر کا اثر پہنچکر موجب وحشت ہو اسلئے اعلان کرتا ہوں کہ نہ میں قصور گیا نہ چھانگو گیا نہ مجھے کوئی تکلیف پہنچی۔ للہ الحمد۔

تلاش عزیز میرا برادر خرد مولوی عبدالجبار عمر تقریباً ۱۹ سال رنگ گندمی قد دراز جسم درمیانہ۔ عرصہ چھ ماہ سے نامعلوم ہے
[illegible]

حیدرآبادی ہے جو کہ مدت سے امرتسر متوطن رہے ہیں جس صاحب کو اُن سے قدرے آشنائی یا تعارف ہو پتہ ذیل پر اطلاع دیں۔ عین عنایت ہوگی۔
(عبدالحق معلم مدرسہ محمدیہ اہلحدیث مقام میر محمد ڈاکخانہ راجہ جنگ ضلع لاہور)

نیا مدرسہ دینی انجمن اہلحدیث میر محمد نے مدرسہ محمدیہ عربیہ یکم جمادی الاولےٰ سے شروع کیا ہے اور نصاب تعلیم پورا درس نظامیہ ہے۔ خصوصاً تفسیر۔ حدیث۔ فقہ۔ فلسفہ۔ منطق اچھی طرح پڑھائے جاتے ہیں۔ اور طلباء کے قیام و طعام کا انتظام قدرے اچھا ہے۔ ابھی کوشش کیجارہی ہے
(سکرٹری محمد عمر مقام میر محمد ڈاکخانہ راجہ جنگ ضلع لاہور)

انجمن حمایت اسلام لاہور کا سالانہ جلسہ حسب دستور قدیم لاہور میں ۱۵-۱۶-۱۷- اپریل کو ہونا قرار پایا ہے۔ انجمن کے آنریری سکرٹری صاحب مسلمانوں کو انجمن کی امداد پر توجہ دلاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انجمن مذکور کا بجٹ (میزانیہ) دس لاکھ روپیہ تجویز ہوا ہے جو قوم کو دینا ہوگا۔

یاد رفتگان میرا لڑکا محمد ایوب انتقال کر گیا۔ اناللہ۔ (شیخ امیرالدین از انڈال جنکشن) ایضاً:- میری بھتیجی امیرالنساء فوت ہو گئی۔ اناللہ۔ (محمد ظہیر از کھریانواں)
اللھم اغفرلھم وارحمھم۔

دعاء صحت مولوی ابوالمحاسن محمد علی صاحب مئو ضلع اعظم گڈھ علیل ہیں۔ ناظرین دعاء خیر کریں۔ (محمد ثناء اللہ از مئو)
اللھم اشفہ بشفائک وداوہ بدوائک وعافہ بفضلک۔

درخواست کتاب میں نادار طالب علم ہوں کوئی صاحب فی سبیل اللہ مجھے مشکوٰۃ شریف دے دیں۔ (عبدالجلیل اموی از مدرسہ احمدیہ پوسٹ لہریا سرائے۔ دربھنگہ)
[illegible]

ہوں۔ کوئی صاحب میرے نام اخبار اہلحدیث جاری کرائیں اور خدا سے ثواب پائیں۔
(خادم میر محمد قریشی از مقام ہالہ منڈہ۔ سندھ)

انجمن تبلیغ الاسلام اعظم گڈھ افضال اللہ صاحب سکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ انجمن ہذا کا سالانہ جلسہ ۱۶-۱۷-۱۸ دسمبر کو بڑی رونق سے ہوا۔ بڑے بڑے مقررین نے تقریریں کیں۔ جزاہم اللہ۔

غریب فنڈ میں اعوان و انصار کی طرف سے امداد نہیں پہنچتی۔ یہ صدقہ بہت سے صدقوں سے اچھا ہے کیونکہ یہ علمی صدقہ ہے اور جاریہ ہے۔

خوشخبری ناظرین اہلحدیث کی خدمت میں التماس ہے کہ میرے پاس اخبار "اہلحدیث" کی کتابی صورت میں جمع شدہ فائل مفصلہ ذیل سنین کی برائے فروخت موجود ہیں۔ یعنی
سنہ ۱۹۰۶ء اور سنہ ۷ سنہ ۸ سنہ ۹ سنہ ۱۰ سنہ ۱۱ سنہ ۱۲ سنہ ۱۳
سنہ ۱۴ سنہ ۱۵ سنہ ۱۶ سنہ ۱۷ سنہ ۱۸ سنہ ۱۹ سنہ ۲۰ سنہ ۲۱
سنہ ۲۲ سنہ ۲۳ سنہ ۲۴ سنہ ۲۵ سنہ ۲۶ء
اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو پتہ ذیل پر خط وکتابت کرے۔ (خاکسار نور محمد خادم اہلحدیث موضع میان۔ ڈاکخانہ چوٹالہ۔ ضلع جہلم)

انجمن احمدیہ لاہور کا سالانہ جلسہ ۲۴ تا ۲۷ دسمبر ہوگا۔ جس میں ایک روز مذہبی کانفرنس بھی ہوگی جس میں عنوان "تصور خدا" پر مختلف مذاہب کے لوگ تقریریں کرینگے۔

نوٹ کیا اچھا ہوتا کہ مرزا صاحب کی صداقت پر بھی مذاکرہ کا وقت رکھا جاتا۔

صحت کیلئے دعا کی درخواست مولوی صدرالدین صاحب بعارضہ بخار چار ماہ سے بیمار ہیں احباب کرام اُن کی صحت کیلئے اللہ تعالےٰ سے دعا کریں۔
(محمد امین امرتسر)

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

شیخ عبداللہ بن بلیہد کا تار

مسلمانانِ ہندوستان کے نام

شیخ عبداللہ ابن بلیہد قاضی القضاۃ حجاز و نجد مدینہ سے تار دیتے ہیں کہ

"چند ہندوستانی مسلمانوں اور ہندوستانی انجمنوں نے حکومت حجاز کو تار دیکر دریافت کیا ہے کہ آیا مسجد نبوی یا گنبد خضراء اور روضہ میں کوئی ترمیم کی گئی ہے یا اس کا ارادہ ہے؟ ہم کو ان استفسارات پر بہت حیرت ہوئی کیونکہ عبدالعزیز ملک الحجاز ہمیں اعلان کرتے رہے ہیں کہ وہ ان محترم ترین مقامات کے ساتھ کچھ نہ کرینگے۔ اور یہ کہ گنبد خضراء کے ساتھ ہرگز وہ سلوک نہیں کیا جائیگا جو دوسرے قبوں کے ساتھ کیا گیا۔ یقین رکھئے کہ حکومت حجاز نے کسی ایسے فعل کا نہ ارتکاب کیا نہ کرتی ہے اور نہ آیندہ کبھی کرنے کا خیال کریگی جو رسول اللہ کی مسجد یا قبر یا روضہ کی بے حرمتی کرنے یا ضرر پہنچانے والا ہو۔ ان کی حفاظت کیلئے تو ہم مذہبًا پابند ہیں۔ مطمئن رہئے اسقدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان سب لوگوں کو جو ایسے انوکھے اور بے سروپا خیالات کی دوسروں میں اشاعت کر رہے ہیں یہ اطلاع دیدیجئے کہ بیشک ہم خدائے قدیر سے ڈرتے ہیں ہم سے اس قسم کے کسی فعل کی توقع نہیں کیجا سکتی۔"

(ابراہیم عبداللہ الفضل۔ ایجنٹ ملک حجاز)

افغانستان میں جبریہ تعلیم { کابل کی بازاروں اور گلی کوچوں میں حال میں نوٹس چسپاں کئے گئے ہیں جن میں عوام کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ۶ سال سے زائد عمر کے لڑکوں کو مدرسہ میں پڑھنے بھیجیں۔

سرکاری ملازمتوں کو بھی حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں کو مدرسہ نسواں میں بھیجیں۔ بصورت عدم تعمیل ان پر جرمانہ ہوگا یا وہ ملازمت سے برطرف کردئے جائینگے۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس { بتاریخ ۳۰-۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء بمقام دہلی منعقد ہوگا۔ ہر ممکن کوشش اس امر کی کیجا رہی ہے کہ لیگ کا یہ اجلاس نہایت ہی شاندار اور کامیاب ہو۔ یہ باور کرنے کی وجوہات ہیں کہ ہندوستان کے ہر گوشہ سے نمائندگان بہت بڑی تعداد میں شرکت کیلئے تشریف لا رہے ہیں۔ ایک شاندار پنڈال کا انتظام شہرِ دہلی کے مشہور جدت پسند بزرگ مولانا عبداللہ صاحب کے زیر اہتمام عربک کالج کے میدان میں کیا جا رہا ہے۔ پنڈال کے قریب کچھ دکانیں بھی تیار کی جائینگی۔ جن اصحاب کو دکانوں کی اپنے مال کی نمائش اور فروخت کیلئے ضرورت ہو وہ شیخ محمد صدیق بی۔ اے ایل ایل بی ایڈوکیٹ دہلی سے خط و کتابت کریں۔ ڈیلیگیٹ صاحبان کی رہائش کا انتظام کمیٹی استقبالیہ اپنے خرچ سے کریگی۔

برطانیہ اور ہالینڈ کی صد سالہ دوستی { سر آسٹن چیمبرلین نے جمعیۃ الاقوام کے اجلاس کے متعلق تقریر کرتے ہوئے برطانیہ اور ہالینڈ کے دوستانہ تعلقات کا ذکر کیا اور کہا کہ سو سال سے ان ممالک کے درمیان دوستی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قوموں کی خصومت غیر فانی شئے نہیں۔ اسلئے جنگ عظیم کے تجربہ کا فائدہ حاصل کرتے ہوئے مصالحانہ طریق سے اختلافات کو مٹانے کی سعی کرنی چاہئے۔

مسولینی کی جابرانہ حکومت { اطالوی اشتراکی ٹیورانی جو اخبار "اوانتی" کا اڈیٹر ہے اپنے سات رفقاء کے ہمراہ رات کے وقت بھاگ کر نائس پہنچا ہے۔ اس نے ایک ملاقات کے دوران میں بیان کیا ہم فیسسٹی حکومت سے تنگ آکر بھاگے ہیں۔ آجکل اٹلی میں جو ظلم ہو رہا ہے وہ بیان کی طاقت سے باہر ہے۔ کئی سیاسیین گم ہو چکے ہیں اور یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ کہاں گئے۔

سیاسات جرمنی { جرمنی سیاسیات میں عرصہ سے ایک اُلجھن پیدا ہوگئی

تھی۔ اب اس میں ایک اضافہ یہ ہوا ہے کہ اشتراکی دیا قریطیین نے مجلس الیشتاغ میں ہرگیسلر وزیر مدافعت کی پالیسی کے متعلق عدم اعتماد کا اظہار کیا یہ لوگ وزیر مذکور پر یہ الزام عائد کرتے ہیں کہ وزیر نے ریشوہر کے رد عمل کے حصے میں نہایت بزدلی کا اظہار کیا۔ اشتراکئین نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اگر حکومت مستعفی ہو جائیگی تو وہ اس بڑی مجلس مخلوط میں شامل ہو جائینگے جس سے کابینہ مرتب کیا گیا تھا حکومت نے اس دعوت مقابلہ کو قبول کر لیا ہے۔ اور اس تحریک کے متعلق الیشتاغ کے فیصلہ پر عمل کرنے کا تہیہ کر لیا ہے۔

برطانوی ڈیلیگیٹ کی رائے { مسٹر بیل برطانوی مجی ڈیلیگیٹ نے دنیا میں انقلاب برپا کرنے کی جانب روس میں جوش کی کمی پر اظہار افسوس کیا۔ جو برطانیہ میں انقلابی جدوجہد پیدا کرنے کیلئے ضروری ہے۔

ایک جہاز کی تباہی { جہاز "بلیم" میں پانی داخل ہو گیا جس سے جہاز مذکور غرق ہو گیا۔ بائیس مسافر جن میں کپتان کی بیوی اور چار آئرش لینڈ کے مسافر تھے ڈوب گئے۔

دار العوام میں حضور نظام کا ذکر { مسٹر جارج لینز بری کے ایک سوال کے جواب میں سر سموئل ہور نے بتایا کہ حکومت حیدر آباد کے انتظامات میں بعض یورپینوں کو مقرر کرنے کی تجویز سے پہلے حکومت ہند کی طرف سے کسی تحقیقاتی کمیشن کی کوئی تجویز پیش نہیں کی گئی تھی۔ اسکی کوئی وجہ نہیں کہ اس قسم کی انتظامی تبدیلی سے پہلے اس قسم کے کسی کمیشن کی کیوں ضرورت ہو۔

افیون کے خلاف جہاد { ہائی کمشنر سر لارنس گلمارڈ (سنگاپور) نے میز انیہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کی ساعی جو افیون کے خلاف کی گئیں وہ ناکام ثابت ہوئیں ہیں۔

AsliAhleSunnet.com

سلاجیت خاص

دل دماغ اور معدہ کو طاقت بخشتی ہے خون صالح پیدا کرتی کھانسی نزلہ زکام ریزش ضعف دماغ کمزوری سینہ بلغم بواسیر خونی و بادی درد کمر کو از حد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ضعیف العمر اور کمزور اشخاص کو بڑی طاقت دیتی ہے ٹوٹے یا اکھڑے ہوئے اعضا اور چوٹ اور جوڑوں کے درد کو بہت نافع ہے مادہ تولید کو پیدا اور گاڑھا کرتی ہے قوت باہ کو بڑھاتی امساک پیدا کرتی اور سرعت و احتلام و جریان کو دور کرتی ہے جماع کے بعد اسکی ایک خوراک کھالینے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے مثانہ کی پتھری کو ریزہ ریزہ کرکے بہا دیتی ہے ہر عمر اور ہر موسم میں استعمال ہوتی ہے قیمت فی چھٹانک عہ نصف پاؤ عہ پاؤ للعہ نصف سیر عہ ایک سیر عہ مع محصول ڈاک وغیرہ۔ غیر ممالک کے خریداران سے محصول علاوہ۔ ایک چھٹانک سے کم نہیں ارسال کیجاتی۔ **روح سلاجیت** کے فوائد اس سے بھی بڑھ چڑھکر ہیں قیمت فی اونس عہ مع محصول ڈاک۔

سلاجیت کی متعلق چند شہادات

جناب حکیم صاحب سلاجیت آدھ پاؤ بیدن خط ہذا روانہ فرماکر ممنون فرمائیے آپکی سلاجیت تمام ہندوستان کے دواخانوں سے خالص ہے کیونکہ ہندوستانی دوا خانہ دہلی کی سلاجیت اس درجہ کی نہیں ہے یہ پتھری اور درد جوڑوں میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور مادہ تولید کو گاڑھا کرتے میں لاثانی دوا ہے۔"

(محمد اشرف موضع سندھو تحصیل چونیاں ضلع لاہور - ۷ $\frac{3}{24}$ء)

تازہ شہادت عالیجناب حکیم صاحب سلاجیت للعہ برابر آج دن تک کھایا۔ میرے پیٹ میں گولے گولے تھے اور ناف کی شکایت ہر روز رہتی تھی۔ اب ناف کی شکایت تو نہیں اور پیٹ کے گولے بھی آرام ہیں آپکی سلاجیت بہت فائدہ کرنیوالی چیز ہے اب ایک چھٹانک اور روانہ کریں بندہ کو بہت فائدہ کیا ہے۔ بہت دوائی پر روپیہ خرچ کیا مگر آرام نہیں پایا جناب کی دوائی سے بہت آرام ہوا خداوندکریم آپ کو خوش آباد رکھے اور دواخانہ ہمیشہ جاری رکھے۔" (شان خان موٹر ڈرائیور بنشن لین ضلع سمبلپور - ۲۷ $\frac{9}{25}$ء)

تازہ ترین شہادت مخدوم بندہ السلام علیکم۔ مجھکو زمانہ سے شکایت ...... لاحق ہے۔ اور اس شکایت کو میں نے مکرم مولوی حکیم محمد علی ابوالکلام صاحب مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڈھ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ محلہ میں ایک شخص کو قوت باہ کی شکایت تھی میں نے سلاجیت امرتسر محلہ قلعہ کے حکیم حاذق مولوی علم الدین صاحب سے منگوادی۔ اسکے استعمال سے اسکو بہت فائدہ ہوا۔ میری رائے ہے کہ تم رسالہ سامان تندرستی منگاکر دیکھو اور اپنی شکایات لکھ بھیجو ہی بنائی دوائیں بھیجدینگے اور انشاءاللہ کل شکایتیں رفع ہوجائینگی۔ لہذا ملتمس خدمت ہوں کہ براہ نوازش ایک عدد رسالہ سامان تندرستی ذیل کے پتہ سے روانہ فرماکر مشکور فرمائیں۔ بعد مطالعہ رسالہ انشاءاللہ تعالےٰ دوائیں مطلوب ہونگی۔" (خادم حافظ محمد کریم بخش رحمانی بجگتنڈیہ بیگ نمبر ۱۶۳ پوسٹ جریا ضلع مان بھوم ۱۱ $\frac{1}{36}$)

نوٹ:- (۱) پانچ روپیہ کی ادویات کے مجموعی خریدار کو ایک روپیہ کی رعایت دیجائیگی (۲) ادویات کا محصول وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا (۳) طبابت پیشہ اصحاب سے خاص رعایت۔

سلاجیت منگانیکا پتہ:- **حکیم حاذق علم الدین سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی - کوچہ نیم والا۔ محلہ قلعہ - امرتسر (پنجاب)**

ولایت کی عورتوں نے

ایک اخبار میں لکھا ہے کہ مردوں میں بہادری و جوانمردی کم ہو رہی ہے۔ اسواسطے اب عورتیں ان پر حکومت کرنی چاہتی ہیں کوئی معمولی سمجھے مگر بات سچ ہے مردوں کو ہمیشہ محتاط رہنا چاہئے کہ انکی جسمانی حالت بہتر رہے اور اسی کیواسطے عمدہ خوراک اور اچھی ادویہ کا ہمیشہ استعمال ضروری ہے اور سردیوں کا موسم بہت ہی بہتر ہے کوئی دو دو بیٹے ہوش بنیشت نہ کرنے ... [illegible] زیادہ مجرب ادویات تیار رہتی ہیں جنمیں سے چند کا ذکر نیچے کیا جاتا ہے مفصل حالات کیواسطے رسالہ اس مخصوص مردان شادی شدہ اصحاب مفت منگوا سکتے ہیں۔ ان اکسیروں کا استعمال کرو اور فائدہ اٹھاؤ

اکسیر نمبر ۹ [illegible]

اکسیر نمبر ۱۰ [illegible]

اکسیر نمبر ۱۱ [illegible]

اکسیر نمبر ۸ [illegible]

اکسیر نمبر ۵ [illegible]

اکسیر نمبر ۱۲ [illegible]

طلا نمبر ۱ اکسیر نمبر ۵ کیساتھ اگر یہ طلا بھی استعمال کریں تو کہنا ہی کیا ہے جو لوگ طلا کی قیمت نہیں خرچ سکتے وہ اسکو استعمال کریں۔ یہ بھی تمام نقائص کو دور کریگا۔ مگر وقت زیادہ لگیگا قیمت فی شیشی پانچ روپے (للعہ) (نمونہ ۱۲)

طلا نمبر ۲ کیوں تو طلاؤں کے بیشمار اشتہار نکلتے رہتے ہیں اور خوش کرنے کیواسطے لوگ منہ مانگی تعریف کرتے ہیں مگر سچ ہے کہ اس طلا کے برابر تمام نقائص کو دور کرکے رگ رگ دیکھنے کے لائق روح پھونکنے والا کوئی اور طلا نہیں ہے قیمت فی شیشی للعہ نمونہ عہ

کشتہ جات:- سونا۔ چاندی۔ قلعی۔ فولاد۔ شنگرف۔ سنکھیا۔ ہڑتال وغیرہ نہایت اعلیٰ قسم کے تیار رہتے ہیں

نوٹ:- جو صاحب اپنے پیچیدہ حالات کے باعث دوائی خود تجویز نہ کرسکیں۔ وہ حالات مرض معہ ایک روپیہ فیس لکھکے بھجوادیں۔ تو عمدہ علاج مفت منگوا دیں!

المشتھر مینیجر امرت دھارا اوشدھالیہ - امرت دھارا بھون - امرت دھارا روڈ - امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور خط و کتابت ... [illegible]

ازدواج النبی - حضور کی بیویوں کے حالات مفصل - قیمت ۱۲ / ایضاً ... (مکتبہ اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

مومیائی

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری و مولانا ابوالقاسم بنارسی وغیرہم علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث۔ علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں جن کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہے)

خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل دق دمہ کھانسی نزلہ ضعف دماغ اور کمزوری سینہ کو ازحد مفید ہے بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جنکی کمر میں درد ہو اُن کیلئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے مرد عورت بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں کیجاتی ہے۔ قیمت ایک چھٹانک عہ/ آدھ پاؤ ہے/ پاؤ بھر سے/ ممالک غیر سے محصول علاوہ۔ ناظرین اہلحدیث تقریباً بیس سال سے اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

ماہ نومبر ۲۶ء کی شہادتوں میں سے چند

جناب مولوی احمد صاحب مئو ناتھ بھنجن سے لکھتے ہیں۔

"جناب منیجر صاحب تسلیم۔ اس قصبہ میں آپکی مومیائی اکثر استعمال ہوتی ہے مفید ضرور ہے۔ فی الحال ڈیڑھ پاؤ بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں۔" (۳۔ نومبر ۱۹۲۶ء)

جناب مولوی ابو الضیا صاحب کاسگنج سے لکھتے ہیں۔ "آپ کے یہاں سے ایک چھٹانک مومیائی منگائی تھی جس سے کھانسی نزلہ اور درد عضو وغیرہ شکایتیں رفع ہو گئیں اب ایک چھٹانک اور بھیجدیں۔" (۹۔ نومبر ۱۹۲۶ء) (پھر دوسرے خط میں لکھتے ہیں)

"ہفتہ عشرہ گذرا ہوگا ایک چھٹانک مومیائی میں نے اپنے ایک ملنے والے کیواسطے منگوائی تھی خدا کے فضل سے اسکے کھانے سے اسکی شکایت رفع ہو گئی ہے۔ اب بچوں کے استعمال کیلئے ایک چھٹانک اور بھیجد یجئے۔" (۲۴۔ نومبر ۱۹۲۶ء)

جناب مولوی منظور احمد صاحب ٹکور سے تحریر فرماتے ہیں

"آپ کے یہاں یہاں سے ایک چھٹانک مومیائی منگوا کر استعمال کی نہایت عمدہ اور مفید دوا ہے۔ مہربانی فرما کر ایک چھٹانک اور وی۔ پی ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔" (۱۸۔ نومبر ۱۹۲۶ء)

(مومیائی ملنے کا پتہ)

منیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تذکرۃ العباد و ... خلفاء کے غلاموں کے حالات ... قیمت ۱۲/ (منیجر اہلحدیث)

صرف ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء میں

اس **سفری حمائل شریف** کی قیمت

بجائے پانچ روپے کے تین روپے

کی گئی

یہ وہ مبارک حمائل مترجم ہے جو تمام دنیا میں بےنظیر ہے

صفائی طبع اور صحیح ہونے اور مضامین کی عمدگی میں تمام دنیا کی حمائلوں سے سبقت لے گئی اور آج تک چھ دفعہ ہزارہا تعداد میں چھپکر مقبول ہر خاص و عام ہو چکی ہے۔ اس کے تمام اوصاف کا بیان کرنا اس مختصر اشتہار میں ناممکن امر ہے۔ اور اس کے نایاب عمدہ مضامین معتبر تفاسیر اہل سنت والجماعت سے لئے گئے ہیں۔ گویا یوں کہو کہ تمام تفاسیر اہل سنت والجماعت کا لب لباب اس میں درج کیا ہے اور صفائی طبع اور روشن قلم اور عام فہم مضامین ہونے کی وجہ سے ہر مرد عورت خاص و عام اس سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

اور قیمت بھی رفاہ عام کیلئے صرف ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء میں بے جلد کی تین روپے

کی گئی۔ اور جلد کے کئی درجے ہیں عہ/ عہ/ عہ/ سے،

ضروری نوٹ

خاص اس میعاد میں اس سے زیادہ اور رعایت یا کمیشن نہیں مل سکتا

المشتہر

عبد الغفور الغزنوی

مالک مطبع انوار الاسلام امرتسر پنجاب

اخبار امام کی حیرت انگیز ترقی

صرف دس ماہ میں ماہوار سے ہفتہ وار ہو گیا۔ ادبی علمی تمدنی مضامین سے لبریز۔ دلچسپ لطائف۔ دلپسند حقائق۔ مخالفین اسلام کے رد میں دھواں دھار مباحث۔ کتاب و سنت کی حمایت سے بھرا ہوا دینی پرچہ امام دسمبر ۱۹۲۶ء سے ہفتہ وار شائع ہوگا چندہ سالانہ صہ/ ۲۰۰ خریداروں سے رعایتی چندہ للعہ/ درخواست خریداری بھیجنے میں جلدی کیجئے ورنہ پھر یہ موقع نہ ملیگا۔ وی۔ پی طلب کرنیوالوں سے للعہ/

(محمد محسن پروپرائیٹر اخبار امام دفتر شمس المطابع فیض آباد)

مقوی و مجلی دافع حرارت و تبخیر

سرمہ نور العین

مصدقہ و مجربہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب و مولوی محمد علی صاحب واعظ پنجاب۔ قیمت فی تولہ عہ/

حکیم محمد داؤد منیجر دواخانہ نور العین

ریاست مالیر کوٹلہ

صبح سعادت کا طلوع

علمی اور اسلامی جواہرات کا خزانہ

بزرگان دین کے سوانح حیات۔ اسلامی ممالک کے دینی، اخلاقی، اور معاشرتی حالات۔ عربی، فارسی، انگریزی۔ اور اُردو کی نادر اور اعلے مطبوعات کے متعلق بہترین معلومات۔ دلکش تاریخی نظموں، دلچسپ تاریخی افسانوں اور دلپذیر لطائف کا بےنظیر مجموعہ۔ اردو زبان میں اپنی نوعیت کا پہلا سہ ماہی سالہ "صبح سعادت" جنوری ۱۹۲۷ء سے نکلنا شروع ہوگا۔ چندہ سالانہ دو روپے (للعہ) سہ ماہی آٹھ آنے (۸ر) بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں یا تازہ پرچہ وی۔ پی کرنے کی اجازت فرمائیں۔ پیشگی صرف عہ/ وی۔ پی خرچ کا ہوگا۔ ہر تازہ پرچہ بھی ۱۲ر میں وی۔ پی ہو سکتا ہے۔

ترسیل زر و دیگر معلومات حاصل کرنے کا پتہ

منیجر صبح سعادت الہلال بک ایجنسی

شہر ...

AsliAhleSunnet.com

روغن احمر قانی ۲۵/۲۵

یہ روغن بالوں کو سیاہ و دراز کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً درد ہر قسم ورم چوٹ جلے و کٹے زخم لقوہ فالج رعشہ گنٹھیہ فتق تپ و لرزہ کھانسی ڈبہ اطفال جھوگا وغیرہ میں اکسیر ثابت ہوا ہے جس کی مستند شہادتیں ناظرین کے ملاحظہ سے گذرتی رہتی ہیں۔ قیمت فی سیر للعہ

تازہ ترین شہادت } از جناب حکیم مولوی محی الدین احمد صاحب ضلع پورنیہ۔

"میں نے نصف سیر آپ کا روغن احمر قانی بطور آزمائش منگوایا۔ واقعی یہ روغن بہت مفید ہے مہربانی کر کے اور نصف سیر میرے نام اور نصف سیر پتہ ذیل سے مریض کے نام جلد بذریعہ ویلیو پارسل روانہ کر دیں۔ اب انشاء اللہ برابر منگاؤنگا۔"

(۲۰۔ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

منیجر روغن احمر قانی پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی

آخری اور رعایتی اعلان ۲۵/۲۵

زنانہ سلکی ریشمی چادر کا مار جو کہ موسم سرما میں اوڑھنے کیلئے نہایت موزوں ہے طول ۳ گز عرض ۱½ گز فی عدد للعہ اگر پسند نہ آئے تو واپس کر دیں۔ اونی مفلر عہ۔ رومال ریشمی فی درجن ستے۔ کلاہ مخمل ندریں استردار فی عدد عہ۔ ٹسری سلکی صافہ ۶ گز صہ۔ مال انشاء اللہ نہایت عمدہ ارسال کیا جائیگا۔ محصول ڈاک و پیکنگ علاوہ۔ دکانداروں کو خاص رعایت۔

منیجر کارخانہ سید عباس علیشاہ احسان اینڈ کمپنی لودھیانہ

عروج اسلام

اس کتاب کے تین حصے ہیں۔ پہلے اور دوسرے حصہ میں عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات و غزوات کو بڑی خوبی اور وضاحت سے دکھلایا گیا ہے اور حصہ سوم میں عہد خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حالات اور مجاہدات لشکر اسلام کو نہایت تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ قیمت حصہ اوّل ۱۲؍ حصہ دوم عہ حصہ سوم ۱۲؍

ثبوت قربانی گاؤ

جس میں قرآن و حدیث اور ہندوؤں، آریوں کے وید شاستر، رامائن مہابھارت اور توریت و انجیل سے گائے کی قربانی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اس رسالہ کے مطالعہ کرنے کے بعد آریوں کا دعوئے گئو رکھشا محض لغو معلوم ہوتا ہے۔ اور عقلی و نقلی دلائل سے انسان کو گوشت خور ثابت کرتے ہوئے دکھلایا گیا ہے کہ گوشت خوری انسان کو باحیا، خلیق اور نیک بناتی ہے۔ اور گوشت نہ کھانے سے جیشر می، بد عہدی اور بے مروتی پیدا ہوتی ہے۔ رسالہ دو حصوں میں چھپا ہے قیمت فی حصہ ۱۲؍ مکمل ۸؍

بصائر

اس مختصر رسالہ میں جناب خواجہ محمد عبد الحی صاحب فاروقی نے بنی اسرائیل کے اُن واقعات و حوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا ہے اور ایسی تصویر کھینچی ہے کہ آجکل کے مسلمانوں کی حالت کا خاکہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے لَیَأْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا اَتٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ والی پیشگوئی کے پورا ہونے کی نہایت تصدیق ہے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ قیمت ۶؍

حیات طیبہ

حضرت مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کی مکمل سوانح عمری۔ جس میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ قیمت ستے

الہارون

خلیفہ ہارون رشید کی سلطنت کا مرقع۔ علمی چرچے۔ خاندان برمک کا عروج و زوال۔ ابو نواس درباری شاعر کے کمالات۔ تابلید واقعات۔ قیمت عہ

الغزالی

دین اسلام کے بہت سے عقائد کی تشریح اور امام ابو محمد احمد غزالیؒ کی سوانح عمری۔ قیمت عہ

سوانح مولانا روم۔ آپ کی پاکیزہ صوفیانہ زندگی کا تذکرہ۔ قیمت عہ

حیات سعدی۔ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی۔ قیمت ۸؍

حیات حافظ۔ خواجہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی۔ قیمت ۸؍

حیات حالی مع مسدس حالی۔ ہندوستان کے مشہور و معروف قومی شاعر مولانا الطاف حسین صاحب حالی کی تمدنی اور مذہبی نظموں کا بینظیر مجموعہ۔ مع حالات زندگی۔ قیمت ۱۲؍

فقرائے اسلام

اُن پیشوایان دین کے سبق آموز حالات، اور ان علماء اسلام کے قابل عبرت و بصیرت سوانح، جنہوں نے فقر و فاقہ کے باوجود مذہب اسلام کے اصول و ارکان کو استوار و مستحکم کیا۔ اسلامی اخلاق مثلاً فیاضی، ہمدردی، قناعت، توکل، استغنا اور بے نیازی کی باوجود غربت اور افلاس کے تکمیل کی۔ اور تمام علوم اسلامیہ مثلاً حدیث۔ فقہ۔ تفسیر۔ کلام۔ نحو۔ ادب وغیرہ کو اپنے اوپر عسر نہیں برداشت مرتب و مکمل کیا۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ قیمت ۱۲؍

صحابیات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی تو بہت طریق سے لوگ لکھ چکے ہیں اور بہت کچھ لوگوں کو معلوم ہیں۔ مگر خواتین صحابیات کی طرف آجتک کسی کو توجہ نہیں ہوئی تھی۔ اس کتاب سے یہ کمی پوری ہو گئی ہے۔ قیمت ۱۲؍ ۸؍

عربی بولچال۔ مصنفہ حافظ عبد الرحمٰن صاحب امرتسری۔ عربی زبان سیکھنے، عربی اخبارات پڑھنے اور عربی میں خط و کتابت کرنے کیلئے فائدہ مند ہے۔ قیمت حصہ اوّل ۱۲؍ حصہ دوم ۱۲؍ مکمل ۱۲؍ ۸؍

تمام کتابیں اس پتہ سے منگائیں:۔ **منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر**

گولڈن رسٹ واچ۔ خوبصورتی کا زیور

دیکھنے میں نازنین بنتے میں سخت جان وقت کی سچائی میں بینظیر گھڑیاں۔ گارنٹی ۳ سال جو پسند ہو منگائیں قیمت معہ تسمہ و بکس صرف پانچ روپے بارہ آنے

ملنے کا پتہ۔ **منیجر لیڈیز واچ ہاؤس لودیانہ پنجاب**

AsliAhleSunnet.com

شیخ الاسلام حضرت امام
ابن تیمیہ و حافظ ابن قیم
رحمہما اللہ کی عربی تصانیف

کا اُردو زبان میں
نادر سلسلۂ تراجم

اُسوۂ حسنہ ۔ ترجمہ ہدی الرسول اختصار زاد المعاد فی ہدی خیر العباد صلعم (لابن قیم) مترجمہ مولوی عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانحعمری پر نہایت مستقل اور مستند کتاب ہے۔ قیمت بلاجلد ۱۲، مجلد ۱۴

کتاب الوسیلہ ۔ ترجمہ کتاب التوسل والوسیلہ (لابن تیمیہ) مترجمہ مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی۔ اکثر صوفیاء و علماء آیت وابتغوا الیہ الوسیلۃ سے پیر کی ضرورت کا استدلال کرتے ہیں۔ حضرت امام حقائق قرآن و معارف حدیث کے رو سے وسیلہ کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی ہے۔ شفاعت کا صحیح مطلب واضح کر کے بتلایا ہے کہ توحید کی حقیقی شان کیا ہے۔ پیروں کی تعظیم، مردہ مخلوق سے استمداد، اُن کی کرامات، خرق عادات و واقعات کی کیا حقیقت ہے۔ روضۂ نبوی کی حیثیت اور اُسکی زیارت کے کیا آداب ہیں۔ اور اسی ضمن میں صحابہؓ تابعینؒ اور ائمہ اربعہ کے اقوال سے مشرکانہ افعال و اعمال کی بیخکنی کا مصالحہ بھی بہم پہنچایا ہے۔ بے نظیر کتاب ہے۔ قیمت بلاجلد ۱۴، مجلد ۱۲

اصحاب صفہ امام ابن تیمیہ کے اسی نام کے رسالہ کا اُردو ترجمہ۔ از مولوی عبدالرزاق۔ قیمت ۱۰

العروۃ الوثقیٰ ترجمہ الواسطہ بین الخلق والحق (لابن تیمیہ) قیمت ۶

تفسیر سورۃ الکوثر ترجمہ مولوی عبدالرزاق (زندی) ۴

سیرۃ امام ابن تیمیہ مؤلفہ چودھری غلام رسول مہر بی۔ اے چیف اڈیٹر اخبار زمیندار لاہور۔ قیمت ۹

تفسیر سورہ اخلاص یعنی قل ھو اللہ احد کی بہترین تفسیر (لابن تیمیہ) صفحہ ۳۰۸ قیمت ۱۲ مجلد ۱۴

مجذوب مترجمہ مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی قیمت ۴

الوصیۃ الکبریٰ ۸ الوصیۃ الصغریٰ ۴ العقیدۃ الواسطیہ ۶ درجات الیقین ۲ زیارۃ القبور ۹ تفسیر سورہ فلق والناس ۶

تفسیر ثنائی اُردو

یہ بہت مفید اور پسندیدہ تفسیر ہے جسمیں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے۔ دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے۔ نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اُس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی سات جلدیں طبع ہو کر بعض مکرر سہ کرر بھی چھپی ہیں اب اسوقت ان کی چار جلدیں بتفصیل ذیل دفتر اہلحدیث میں موجود ہیں۔

جلد اوّل ۔ سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت ۱۲

جلد ثانی ۔ سورہ آل عمران و نساء قیمت ۱۲

جلد ششم ۔ سورہ شعراء۔ نمل۔ قصص۔ عنکبوت روم۔ لقمان۔ احزاب۔ سبا۔ قیمت ۱۴

جلد ہفتم ۔ سورہ صافات۔ ص۔ زمر۔ مومن۔ فصلت۔ شوریٰ۔ زخرف۔ دخان۔ جاثیہ۔ احقاف۔ محمد۔ فتح۔ حجرات۔ ق۔ ذاریات۔ طور۔ نجم۔ قیمت ۱۲ جلد ۱۴

چاروں جلدوں کی یکجا خریداری سے بلا محصول ۱۰ درمیانی جلدیں مکرر زیر طبع ہیں۔ انشاء اللہ جلد چھپکر شائقین تک پہنچینگی۔

خطبات دین محمدی

اسمیں ساٹھ عدد خطبات جمعہ و عیدین مختلف طرز کے ہیں۔ اور ہر ایک خطبہ کے بعد ایک ایک علیحدہ علیحدہ وعظ درج ہے جسمیں مسائل دینیہ کو عام فہم اُردو میں سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ بالمقابل دیگر خطبات کے اس مجموعۂ خطب میں یہ جدت اور خوبی ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ قیمت ۱۰، مجلد ۱۲

خطبات التوحید

مؤلفہ مولانا حمید اللہ صاحب محدث۔ قیمت ۱۲

تصانیف خواجہ محمد علی فاروقی
اُستاد التفسیر جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی

خلافۃ الکبریٰ
سورۃ البقرہ کی تفسیر

قرآن حکیم کی سب سے بڑی سورہ یہی ہے اور اسی کے اسرار و معارف جاننے کی بنا پر رسول اللہ صلعم صحابہ کرام کو صوبوں کی گورنری اور فوجوں کی قیادت پر سرفراز فرمایا کرتے تھے اسلئے کہ اسی میں وحی کی ضرورت، قرآن کی ضرورت، تہذیب اخلاق، تدبیر منزل، سیاسیات، سیاست مدن اور خلافت کبریٰ کے جلیل القدر مباحث کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ کتاب مجلد ہے۔ قیمت ۵

بیان

یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح معجزات ابن مریم۔ اور وفات و حیات عیسےٰ علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کیگئی ہے۔ غزوۂ احد کے نتائج و ثمرات۔ قوموں کا عروج و زوال اور ارتقا و تنزل کے اصول و مراتب بیان کر کے بتایا گیا ہے کہ دول اسلامی اور خلافت دینیہ کے تحفظ و حیات کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ بلاجلد ۱۲

الصراط المستقیم

اسمیں سورہ انفال و توبہ کے حقائق و معارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے اور موجودہ ضروریات و احتیاجات کو بطور خاص ملحوظ رکھا ہے اور ان حقائق و معارف کی وضاحت پر خاص زور دیا ہے جن سے مسلمان دور جا پڑے ہیں۔ بلاجلد ۱۲

سبیل الرشاد

یہ سورہ حجرات کی تفسیر ہے۔ ابتدا میں ایک مبسوط مقدمہ ہے جسمیں مجلس شوریٰ کی ترتیب، ارکان کے انتخاب اور عہد جمہوریہ اسلام کے شرائط پر بحث کیگئی ہے۔ خلفاء راشدین کا نظام حکومت کیا؟ انکی مجالس شوریٰ کا انعقاد کن اغراض و مقاصد کے ماتحت ہوتا تھا وغیرہ۔ مقدمہ کے بعد اصل تفسیر ہے جسمیں صد اول کے بہت سے بصیرت افروز اور عبرت انگیز واقعات بیان [illegible] نہایت اعلےٰ قیمت [illegible]

نام کتابیں اس پتہ سے منگائیں۔

منیجر اخبار "اہلحدیث" امرتسر

AsliAhleSunnet.com